

دور حاضر میں اصول علاج کی مایہ ناز کتاب

یونیورسٹی کالج آف یونانی، ٹانک

اُصولِ علاجِ نظامی

برائے بی. یو. ایم. ایس طلبہ اور یونانی پریکٹیشنرز

ڈاکٹر جلال الدین انصاری

یونیورسٹی کالج آف یونانی، ٹانک

دور حاضر میں اصول علاج کی مایہ ناز کتاب

اصول علاج نظامی

(برائے بی۔یو۔ایم۔ایس۔ طلبہ اور یونانی پرکٹیشنرس)

از

ڈاکٹر جلال الدین انصاری

بی۔یو۔ایم۔ایس۔

یونیورسٹی کالج آف یونانی، ٹونک (راجستھان)

| | | |
|----------------------------------|---|-----------------------|
| اصول علاج نظامی | : | نام کتاب |
| ڈاکٹر جلال الدین انصاری | : | مؤلف |
| 500 | : | تعداد |
| نومبر 2022ء | : | سن اشاعت |
| 200/- | : | قیمت |
| 96 صفحات | : | ضخامت |
| العزیز کمپیوٹر، ٹونک، 9214985315 | : | کمپوزنگ اینڈ پبلیشنگ: |



ملنے کے پتے



(۲)

العزیز کمپیوٹر
گلی نصیر جراہ، نوشے میاں کاپیل، امیرنگ
ٹونک، راجستھان

موبائل: 9214985315

mail: uavesh@gmail.com

(۱)

ڈاکٹر جلال الدین انصاری
نزد دیوان جی کائنواں، کالی پلٹن،
ٹونک، راجستھان

موبائل: 9413786871

email: jalalansari123@gmail.com

انتساب

☆ اپنے والد محترم مرحوم اور اپنی والدہ محترمہ کے نام کے جن کی محنتوں اور دعاؤں نے مجھے اس قابل بنایا۔

☆ اپنی ہمیشہ اور برادران کے نام کے جنہوں نے مجھے پروان چڑھایا۔

☆ اپنے اساتذہ کے نام کے جن کی کوششوں اور کاوشوں نے مجھے اس قابل بنایا۔

☆ اپنے ان احباب کے نام جن کے تعریفی و تنقیدی کلمات نے مجھے حوصلہ بخشا اور میری ہمت افزائی کی۔

فہرست

INDEX

| صفحہ نمبر | مضامین | نمبر شمار |
|-----------|--------------------------------|-----------|
| 8 | تقریظ - ڈاکٹر نازیہ شمشاد | |
| 9 | پیش لفظ | |
| 11 | اصول علاج - تعریف | 1 |
| 12 | سوء مزاج کا اصول علاج | 2 |
| 15 | استفراغ | 3 |
| 20 | اورام کا اصول علاج | 4 |
| 26 | مسکنت کے احکام و رعایت | 5 |
| 27 | اصول علاج کے دیگر احکام | 6 |
| 27 | موسم کی شدت میں قوی علاج | (1) |
| 28 | قوی علاج میں اعانت | (2) |
| 28 | علاج میں تدریج | (3) |
| 29 | تبدیلی آب و ہوا | (4) |
| 29 | تبدیلی وضع | (5) |
| 30 | تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج | (6) |

| | | |
|----|--------------------------|-----|
| 32 | علاج میں کشمکش | (۷) |
| | اصول علاج نظامی | |
| 35 | امراض دماغ و اعصاب | 7 |
| 35 | عام اصول علاج | * |
| 39 | صداع کا اصول علاج | * |
| 42 | شقیقہ کا اصول علاج | * |
| 43 | سرسام کا اصول علاج | * |
| 46 | فالج و لقوہ کا اصول علاج | * |
| 48 | امراض قلب و دوران خون | 8 |
| 48 | عام اصول علاج | * |
| 52 | خفقان کا اصول علاج | * |
| 54 | غشی کا اصول علاج | * |
| 56 | امراض ریہ | 9 |
| 56 | عام اصول علاج | * |
| 58 | ربو رومہ کا اصول علاج | * |
| 59 | سعال و سرفہ کا اصول علاج | * |
| 62 | نفث الدم کا اصول علاج | * |
| 64 | ذات الریہ کا اصول علاج | * |

| | | |
|----|------------------------------------|----|
| 65 | ذات الجنب کا اصول علاج | * |
| 66 | امراض ہضم و معدہ | 10 |
| 66 | عام اصول علاج | * |
| 70 | فساد ہضم کا اصول علاج | * |
| 71 | وجع معدہ کا اصول علاج | * |
| 72 | ہیضہ کا اصول علاج | * |
| 74 | جوع الکلب کا اصول علاج | * |
| 75 | ورم معدہ کا اصول علاج | * |
| 76 | امراض جگر | 11 |
| 76 | عام اصول علاج | * |
| 79 | ورم جگر کا اصول علاج | * |
| 80 | استسقاء کا اصول علاج | * |
| 82 | امراض طحال | 12 |
| 82 | عام اصول علاج | * |
| 83 | امراض مرارہ | 13 |
| 83 | عام اصول علاج (یرقان کا اصول علاج) | * |
| 85 | امراض گردہ و مثانہ | 14 |
| 87 | ورم گردہ کا اصول علاج | * |

| | | |
|----|--|----|
| 88 | ضعف باہ کا اصول علاج | 15 |
| 91 | امراض رحم کا اصول علاج | 16 |
| 92 | بے ضابطہ طرز زندگی سے پیدا ہونے والے امراض | 17 |
| 92 | ورم زائندہ اعور کا اصول علاج | * |
| 93 | ذیابیطس کا اصول علاج | * |
| 94 | ضغظ الدم قوی کا اصول علاج | * |
| 95 | سمن مفطر کا اصول علاج | * |
| 96 | ماخذات وحوالاجات | |

تقریظ

ڈاکٹر نازیہ شمشاد

بی. یو. ایم. ایس.، ایم. ایس. (اے. ایم. یو.)

کتاب اصول علاج نظامی کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے۔ ڈاکٹر جلال الدین انصاری نے کافی محنت و سلیقہ سے تسلسل کے ساتھ زیر نظر کتاب لکھ کر طب یونانی کے تصنیف و تالیف کے سلسلہ کو آگے بڑھایا ہے۔ میں پختہ یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ یہ کتاب طب یونانی سے تعلق رکھنے والے ہر فرد واحد کے لئے کارآمد ثابت ہوگی، چاہے وہ طالب علم ہو یا مطب کرنے والے معالجین یہاں تک کہ اساتذہ حضرات کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول و معروف فرمائے اور شاگرد ڈاکٹر جلال الدین انصاری کے علم و صلاحیتوں میں برکت عطا فرمائے اور نظر بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

Dr. NAZIA SHAMSHAD

B.U.M.S., M.S. (AMU)

HOD & Asso. Professor

Dept. of ILMUL QABALA WA AMARAZ E NISWA

University College of Unani, Tonk, (Raj)

پیش لفظ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے اور ہر نیک کام کو کرنے کی توفیق اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کتاب کا آغاز کرنے اور انجام تک پہنچانے میں اسی کی مدد شامل حال رہی۔ اسی سے آغاز کرتا ہوں کہ علم طب معدوم تھا بقراط نے ایجاد کیا، مردہ تھا جالینوس نے زندہ کیا، متفرق تھارا زی نے جمع کیا، ناقص تھا ابن سینا نے مکمل کیا۔

اس کتاب کو منظر عام پر لانے کے تین اہم مقاصد ہیں: پہلا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی طالب علم اصول علاج کے موضوع پر ترتیب کے ساتھ مکمل معلومات حاصل کرنا چاہے وہ UNDER GRADUATION سطح پر ہو یا حکومت کے مقابلہ جاتی امتحانات، تو اس میں یہ کتاب بہترین کامیابی سے ہم کنار کرے گی۔

دوسرا مقصد اساتذہ سے متعلق ہے کہ وہ اس کتاب کی روشنی میں NCISM کے منظور شدہ نصاب کے مطابق ایک جامع ترین EXAMINATION PAPER ترتیب دے سکتے ہیں۔
تیسرا مقصد مطب کرنے والے معالجین سے متعلق ہے کہ وہ اس کتاب کی روشنی میں علاج و معالجہ میں بھرپور استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

کتاب اصول علاج نظامی میں ابتداً اصول علاج کے عام قوانین کو ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ اس کی مدد سے اصول علاج نظامی کو سمجھنا سہل ہو سکے۔ بعد ازاں اصول علاج نظامی کو بیان

کیا گیا ہے اور ہر ایک نظام انسان کے مخصوص عمومی اصول علاج پھر اس نظام کے مخصوص کچھ امراض کے اصول علاج کو الگ سے بیان کیا گیا ہے۔

اپنے زمانہ طالب علمی (UNDER GRADUATION) میں جب اصول علاج کے موضوع پر مطالعہ کی غرض سے مکمل معلومات کسی ایک کتاب میں فراہم نہ ہو سکیں تو مختلف کتابیں تلاش کرنی پڑیں، خصوصاً طب یونانی کا CLASSICAL LITERATURE اور ان کتابوں کو پڑنا اور سمجھنا ہر ایک طالب علم کے لئے سہل نہیں تھا۔ اس وقت یہ عزم کیا تھا کہ طب یونانی کے ان قدیم معالجاتی راز ہاتے سر بستہ کو منظر عام پر لایا جائے، اس سے پہلے کے دیر ہو جائے۔ انہیں فکروں اور کاوشوں کا نچوڑ میری یہ کتاب اصول علاج نظامی ہے۔ میں اپنی اس ادنیٰ کاوش میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں یہ اہل علم و فن کے طے کرنے کی چیز ہے۔

مزاج فطرت انسانی میں خامیوں کا امکان یقینی ہے لہذا درباب نظر سے پر خلوص گزارش ہے کہ اگر اس کاوش میں کسی بھی قسم کی کوئی لغزش یا غلطی پائیں تو اس کی نشاندہی فرما کر مطلع کریں، کرم ہوگا۔
اخیر میں تمام اساتذہ اکرام، یونیورسٹی کالج آف یونانی، ٹونک کا بے پناہ شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی رہنمائی اور دعاؤں سے ناچیز اس لائق ہوا کہ کچھ رقم کر سکے۔

خاکار

جلال الدین انصاری

بی۔ یو۔ ایم۔ ایس۔

یونیورسٹی کالج آف یونانی ٹونک (راجستھان)

موبائل نمبر: -9413786871

email: jalalansari123@gmail.com

1

اصول علاج

(Principles of Management)

ذرائع علاج کا انتخاب جن اصولوں پر کیا جاتا ہے ان کو اصول علاج کہا جاتا ہے۔

☆ طب یونانی کو اصول علاج میں ایک امتیازی شان حاصل ہے کسی بھی مرض کا اصول علاج، مرض و مریض کا مزاج، سن، پیشہ، عادت، سبب، مرض اور اوقات مرض وغیرہ کے پیش نظر مرتب کیا جاتا ہے۔

☆ حکیم اشہر قدیر تاثرات کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ ”اصول علاج کی بنیاد طب کے کلیات مزاج انسانی اور طبیعت پر ہے اور نہ صرف مریض بلکہ ادویہ و اغذیہ کا انتخاب بھی ان ہی اصولوں کے تحت کیا جاتا ہے۔“

☆ اصول علاج کے بغیر کامل و تشفی بخش علاج مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

علاج:-

جن چیزوں کو منتخب کر کے امراض کا ازالہ کیا جاتا ہے ان کو علاج کہا جاتا ہے۔

مثلاً- غذا، دوا، تدبیر و پرہیز عمل و غیرہ۔

2

سوء مزاج کا اصول علاج

(Management of ill temperament)

سوء مزاج کو دو زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے

(1) سوء مزاج سادہ یا ساذج

(2) سوء مزاج مادی

(1) سوء مزاج سادہ۔

سوء مزاج سادہ سے مراد یہ ہے کہ اعضاء میں سادہ طور پر حرارت یا برودت بڑھ جائے۔

مثلاً۔ دھوپ میں چلنے سے درد سر کا لاحق ہونا۔

☆ ایسے مریض کے لئے ٹھنڈی سکونت کا انتظام کیا جائے تو درد سر رفع ہو جائے گا (علاج بالتدبیر

(

☆ شیخ الرئیس فرماتے ہیں:-

”جب سوء مزاج سادہ ہوتا ہے تو اس وقت صرف یہی کافی ہوتا ہے کہ ہم ضد (opposite)

تدابیر کے ذریعہ اس کو تبدیل کریں یعنی:

* اعضا کو حرارت لاحق ہے تو برودت پہنچائیں
* اور اگر برودت لاحق ہے تو حرارت پہنچائیں۔

سوء مزاج کے درجات مع علاج:-

سوء مزاج کے تین درجات ہیں:

(۱) سوء مزاج لاحق ہونے کا اندیشہ ہے لیکن ابھی سوء مزاج پیدا نہیں ہوا ہے تو اس حالت میں محض تحفظ کی ضرورت ہے (تدبیر تقدم بالحفظ)۔

(۲) سوء مزاج لاحق ہو چکا ہے لیکن ترقی اور استحکام کے درجات باقی ہیں تو ایسی حالت میں جس قدر مرض پیدا ہو چکا ہے اس کا علاج کیا جائے گا اور جو بقیہ مرض لاحق ہونا باقی ہے، اس سے حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں گی تاکہ مرض ترقی پا کر استحکام کو نہ پہنچے۔

(۳) سوء مزاج مستوی ہو (مرضی مزاج کا اپنی انتہا کو پہنچ کر مستحکم ہو جانا) تو ایسے موقع پر علاج بالضد (Opposite Treatment) کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

* حرارت کی شدت کو کم کرنے کے لیے ٹھنڈی ہوا، ٹھنڈا پانی اور برف کا استعمال کرایا جاتا ہے

* حمی اجامیہ (Malaria) کا علاج گلوئے نیم اور حب کرنجوہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

* سقوط قوت کے وقت جب کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں حار مرکبات مثلاً دوا المسک اور

خمیرہ آبریشم وغیرہ استعمال کرائے جاتے ہیں۔

کیفیات اربعہ کا کردار:-

* تبرید- سوء مزاج کے علاج کے لیے اندرونی یا بیرونی طور پر اگر برودت پہنچائی جاتی ہے تو

اس عمل کو تبرید کہتے ہیں۔

- * ترطیب - اگر بدن میں رطوبت بڑھانے کی غرض سے تدابیر اختیار کی جائیں تو اس عمل کو ترطیب کہا جاتا ہے۔
- * تسخین - سوء مزاج کے علاج کے لیے اندرونی یا بیرونی طور پر اگر حرارت پہنچائی جاتی ہے تو اس عمل کو تسخین کہتے ہیں۔
- * تحجیف - اگر بدنی رطوبات کو تحلیل کرنے کے لیے تدابیر اختیار کی جاتی ہیں تو اس کو تحجیف کہا جاتا ہے۔

(2) سوء مزاج مادی

سوء مزاج مادی سے مراد یہ ہے کہ اعضاء میں حرارت و برودت اس طرح بڑھ جائے کہ اس کے ساتھ کوئی ایسا مادہ بھی شریک ہو جس کو تبدیل کرنے اور بدن سے خارج کرنے کے لئے حالت انضاج و استفراغ پیش آئے تو ایسے مزاج کو سوء مزاج مادی کہتے ہیں۔

☆ مادہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے

(1) بعض مواد اس طرح کے ہوتے ہیں کہ وہ استفراغ کے ذریعہ باسانی خارج ہو سکتے ہیں۔

مثلاً:

* خون فصد کے ذریعہ

* معدہ اور امعاء کے مواد قے اور اسہال کے ذریعہ

(2) بعض اوقات مواد اعضاء کی ساخت اور رنگوں اور ریشوں میں اس طرح پیوست ہوتے ہیں کہ عمل نضج کے ذریعہ استفراغ نہ کرایا جائے تو خارج نہیں ہوتے۔

3

استفراغ

(Evacuation)

بدن انسان سے ایسے مواد کا خارج کرنا جن کا بدن میں رہنا اذیت اور مرض میں اضافے کا سبب ہو، استفراغ کہلاتا ہے۔

اغراض و مقاصد:- بدن انسان کو مواد و فضلات مرض سے پاک کرنا۔

استفراغ کی شکلیں و صورتیں:

(۱) اسہال - بذریعہ امعاء مواد کا مقعد (ANUS) کی راہ کثرت سے خارج ہونا۔ (معدہ، امعاء

جگر اور مفاصل کے مادی امراض میں مفید ہے۔)

(۲) قے - منہ کی راہ مواد کا خارج ہونا۔ (معدہ، کلیہ، مثانہ اور سینہ کے امراض میں نافع ہے۔)

(۳) تعریق - بصورت پسینہ مواد کا خارج ہونا۔ (حمیات، استسقاء، کمن مفرط اور اوجاع مفاصل

میں مفید ہے۔)

(۴) ادرار - بذریعہ پیشاب مواد کا خارج ہونا۔ (گردہ، مثانہ، تعدیہ مجری بول، امراض جگر، وجع

المفاصل اور فالج میں نافع ہے۔)

- (۵) مددات حیض - امراض رحم، امراض دمویہ میں مفید ہیں۔
- (۶) مددات لبن - قلت شیر، ورم پستان میں مفید ہے۔
- (۷) تنفیث - بلغم کا حلق کی راہ تھوک کے ساتھ خارج ہونا۔ (امراض صدروریہ میں مفید ہے۔)
- (۸) فصد - وریدوں میں شگاف دیکر خون خارج کرنا۔ (امراض دمویہ، اوجاع میں مفید ہے۔)
- (۹) حجامت - سینگیہاں (cups) کے ذریعہ خون کا خارج کرنا۔ (امالہ مواد، جذب مواد کی عرض سے اور امراض دمویہ، اوجاع میں حجامت بالشرط (weight cupping) نافع ہے، امراض دماغیہ اور بخارات کا دماغ کی طرف صعود کرنا میں مفید ہے۔)
- (۱۰) ارسال علق - جوئیں لگا کر مواد کا خارج کرنا۔ (بچوں میں فصد اور حجامت کے قائم مقام ہیں، امراض جلدیہ میں مفید ہے۔)

احکام استفراغ: - احکام اسفراغ مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1 استفراغ کی حالت میں خارج ہونے والے مواد جب تک تیزی کے ساتھ نکلتے رہتے اور مریض میں قوت برداشت باقی ہو تو مواد کے زیادہ خارج ہونے سے خوف نہیں کھانا چاہیے بلکہ کبھی کبھی استفراغ کی ضرورت اتنی شدید ہوتی ہے کہ غشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔
- 2 اکثر اوقات طبیب کے لیے یہی آسان ہوتا ہے کہ بدن کے فضلات جو کم مقدار میں جمع ہوں ان کو کئی دفعہ میں خارج کیا جائے۔ مثلاً استسقاء زقی (ascites) میں جوف صفاق (abdominal cavity) سے اور پھیپڑے کے جوف میں پیپ کا جمع ہونے پر ساری رطوبت کا استفراغ ایک ہی وقت میں یا ایک ہی دن میں کیا جائے گا تو ضعف بڑھ جائے گا بلکہ اس کو رفتہ رفتہ خارج کیا جائے۔

- 3 جن لوگوں کی بدنی قوت ضعیف ہو اور ان کے بدن میں مواد کثیر مقدار میں ہوں یا مادہ میں لزوجت ہو یا مادہ خون کے ساتھ ملا ہو یا مادہ اعضاء کی ساخت میں پیوست ہو جیسا عسرق

- النساء (sciatica)، وجع المفاصل (arthralgia)، سرطان (cancer)، دماغ میل مزمنہ (chronic boils) میں ہوتا ہے تو ایسی حالت میں استفرغ میں تدریج سے کام لیا جائے۔
- 4 جو لوگ کسی استفرغ کے عادی ہوں مثلاً اسہال کے عادی ہوں اور ان کے بند ہونے سے وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں تو استفرغ (اسہال) سے وہ مرض زائل ہو جاتا ہے، اسی طرح کسی شخص کے کان سے میل کا اخراج یا ناک سے بلغم کا اخراج رک جائے اور اس کی وجہ سے سرد و دوار (vertigo or Giddiness) یا صداع (headache) پیدا ہو جائے تو ان رطوبات کے استفرغ سے مرض جاتا رہتا ہے۔ (قابل اخراج مادہ کا بدن کے اندر کسی قدر چھوڑ دینا اتنا تکلیف دہ نہیں ہوتا جتنا کہ شدت اور قوت کے ساتھ پورے طور پر ایک ہی بار میں خارج کر دینا ہوتا ہے ایسا کرنے سے بدنی قوت ٹڈھا ل ہو جاتی ہے۔)
- 5 عروق کے مواد بمقابل دیگر اعضاء کے آسانی خارج ہو جاتے ہیں لیکن اعضاء مفاصل کے مواد دشواری کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔
- 6 جن لوگوں نے استفرغ کیا ہو (بذریعہ مسہل) ان کے لیے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ جلد غذا میں زیادتی شروع کر دیں۔

اصول استفرغ:

ہر ایک استفرغ میں پانچ (۵) باتوں کا خیال رکھنا لازمی ہے

- (۱) جو مادہ اپنی مقداری کیفیت سے موذی ہو اس کا استفرغ کرنا چاہیے۔
- (۲) مریض کے تحمل (برداشت) کے مطابق استفرغ کرنا چاہیے۔
- (۳) استفرغ مادہ کے میلان طبعی کی طرف ہی کرنا چاہیے۔ مثلاً مریض کو متلی ہو تو قے سے استفرغ کریں، اگر پیٹ میں مروڑ ہو تو بذریعہ اسہال تنقیہ کریں۔ اگر کوئی اسرمانع ہو مثلاً قے کرانے میں دماغ کو نقصان پہنچنے کا امکان ہو تو قے کی جگہ اسہال کو اختیار کریں۔

(۴) ہمیشہ مادہ کو اس کے مخزج طبعی (طبعی راستے) سے خارج کریں کیوں کہ یہ طریقہ طبیعت پر آسان ہوتا ہے لیکن اگر اس راستے میں کوئی رکاوٹ یا سوزش ہو تو تبدیلی جائز ہے۔ خیال رکھا جائے کہ جس عضو کی طرف مادہ کو مائل کیا جاتا ہے وہ عضو کم درجہ کا (عضو خفیس) ہو، عضو شریف کی طرف مادہ کو کبھی منتقل نہیں کرنا چاہیے ورنہ نقصان عظیم ہوگا، یہ بھی خیال رکھا جائے کہ جس عضو کے مادہ کو دوسرے عضو کی طرف منتقل کیا جا رہا ہے دونوں کے درمیان تعلق ہو تاکہ دفع فضلات میں امانت کریں۔

(۵) ہر ایک مادہ کو خارج کرنے سے پہلے اس کو نفع دینا ضروری ہے۔

نفع - نفع سے مراد یہ ہے کہ مواد کو پختہ کر کے خارج ہونے کے قابل بنایا جائے۔

☆ اس غرض کے لئے غلیظ خلط کو رقیق اور رقیق خلط کو غلیظ کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ امراض مزمنہ میں نفع دینا واجب ہے۔

شرائط استفراغ:-

ہر ایک استفراغ میں حسب ذیل ۱۱۰ امور کی رعایت رکھنا لازمی ہے۔

(۱) امتلا - بدن اخلاط سے بھرا ہوا ہو اس لیے کہ بدن کے خالی ہونے کی صورت میں استفراغ ممنوع ہے۔

(۲) قوت مریض - مریض میں استفراغ کی قوت ہو اس لیے کہ ضعف و ناتوانی کی حالت میں استفراغ نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر استفراغ کے بغیر چارہ نہ ہو تو استفراغ کرا کر قوتوں کی حفاظت کی تدابیر اختیار کریں۔

(۳) مزاج - مزاج میں گرمی و خشکی اور سردی کی زیادتی اور فقر الدم (Anemia) میں استفراغ ممنوع ہے، کیوں کہ بدن میں رطوبت کم ہونے کے باعث استفراغ میں عمدہ رطوبتیں خارج ہو کر ضعف کا باعث ہوتی ہیں۔

- (۴) جثہ مریض۔ افراط فرہبی (obesity)، افراط لاغری (lean and thin) میں استفراغ ممنوع ہے۔ کیوں کہ بحالت لاغری رطوبتیں کم ہوتی ہیں اور استفراغ سے اصلی رطوبات زائل ہو جاتی ہیں اور بحالت فرہبی رطوبات کے خارج ہونے پر رگیں گوشت اور چربی سے گھٹ جاتی ہیں اور روح و حرارت غریزی گھٹ کر کمزور ہو جاتی ہے۔
- (۵) اعراض لازمہ۔ جب کوئی شخص اسہال کے لیے مستعد ہو اور اس کی آستوں میں زخم ہوں تو استفراغ نہ کرائیں۔
- (۶) عمر۔ پیرانا سالی (بڑھاپا) اور عہد طفل (بچپن) میں استفراغ منع ہے۔
- (۷) وقت استفراغ۔ سخت گرمی اور سخت سردی کے موسم میں استفراغ نہ کریں۔ (کیوں کہ شدت گرما میں رطوبات کی کمی ضعف کا باعث ہوتی ہے اور استفراغ سے اس کے ضعف میں اور اضافہ ہو جاتا ہے، شدت سرما میں اخلاط کے جمے ہونے پر کامل استفراغ ممکن نہیں۔)
- (۸) آب و ہوا۔ جس مقام کی آب و ہوا بہت سخت سرد یا بہت سخت گرم ہو وہاں استفراغ نہ کرانا چاہیے۔
- (۹) پیشہ۔ جن پیشوں میں مواد زیادہ تحلیل ہوتے ہوں جیسے لوہار یا حمام کے نائی ایسے پیشے والے لوگوں کے لیے استفراغ ممنوع ہے، کیوں کہ ان کے بدن میں مواد اس قدر نہیں ہوتے جن کا استفراغ ہو سکے۔
- (۱۰) عادت۔ جس شخص کو استفراغ کی عادت نہ ہو اس کو استفراغ قوی دوا سے نہ کرائیں، کیوں کہ ایسے شخص کی طبیعت فضلات کو دوسرے راستوں سے خارج کرنے کی عادی ہوتی ہے۔

4

اورام کا اصول علاج

(Management of Auraam)

جسم کے کسی عضو کا جزوی یا کلی طور پر کسی غیر طبعی مادہ کے سبب سے بڑھنا، ورم کہلاتا ہے۔
- اورام کی مختلف قسمیں ہیں۔

(۱) اورام حارہ / حاذہ

(۲) اورام بارده / مزمنہ

(۳) اورام رسیکیہ و نخیہ

(۴) اورام صلبہ

(۱) اورام حارہ / حاذہ کا اصول علاج :-

یہ وہ اورام ہوتے ہیں جو نہ صرف خون اور صفراء سے پیدا ہوتے ہیں بلکہ ہر اس مادہ سے پیدا ہو سکتے ہیں جس کا جوہر حار ہو یا جس میں عفونت کی وجہ سے حرارت عارض ہو گئی ہو۔
مثلاً: فلغمونی، جمر، خراج، طاعون، سرخ بادہ وغیرہ۔
اصول علاج :-

* سبب کا ازالہ کیا جائے یعنی سبب ورم اور سبب لاذع کو دفع کیا جائے۔

* متورم حصہ کو سکون پہنچایا جائے۔ (ورم ایک قسم کا تفرق اتصال ہے اور تفرق اتصال ایک قسم کی جراحت ہے اور جراحت کے لیے اندمال ضروری ہے اور اندمال کے لیے راحت و سکون۔)

* امتلا کو کم کیا جائے تاکہ انصبا ب رطوبات درد اور تناؤ کم ہو جائے۔ (اس کے لیے عضو ماؤف یعنی بیمار عضو کو بلند کیا جاتا ہے یا برودت کا استعمال روادع مادہ کی غرض سے کیا جاتا ہے، شیخ فرماتے ہیں کہ ورم عضو رئیس کے قریب عضو میں ہو تو کسی طرح جائز نہیں کہ ان میں روادع کا استعمال کیا جائے۔)

* بدن کی عمومی قوتوں کی حفاظت وان کو بحال کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔
* زود ہضم و لطیف غذائیں استعمال کی جائیں۔

* محرکات، محملات، مقویات استعمال کی جائیں، ہلکے مدرات و مسہل استعمال کی جائیں
* جب اورام زمانہ ابتدا سے دور ہوتے جائیں تو اسی قدر ادعات و قابضات کم کرتے جائیں اور محملات بڑھاتے جائیں۔

* جب ورم انتہا کو پہنچے تو اس وقت محملات اور مفتحات استعمال کرانے جائیں اور انحطاط کے وقت محض محملات اور مرخیات پر قناعت کی جائے۔

* اورام باطنہ کے مریضوں کو سوائے لطیف غذاؤں کے جن میں تغذیہ کافی ہو کوئی دوسری چیز نہ دی جائے خصوصاً جب کہ اورام کے ساتھ بخار بھی لاحق ہو۔

ورم عفونی کی صورت میں:

* عفونی مواد کو زائل کیا جائے۔

* عفونی مواد کو تباہ کیا جائے۔

* خون کے طبعی خواص (physical properties) کو خارجی وسائل و مناسب ادویہ و اغذیہ

کے ذریعہ سے بڑھایا جائے۔

وہ وسائل اختیار کیے جائیں جن سے مقام ورم کا خون منجمد ہو اور تازہ خون دوڑنے لگے؛ اندمال میں معاون ہو چنانچہ کوئی سبب عفونت یا جسم غریب (foreign body) ہو تو اس کا خارج کیا جائے۔

متورم حصہ کو آرام و سکون کے لمحات فراہم کیے جائیں۔

متورم مقام سے رطوبات کا امتلا کو کم کرنے کے لیے شکاف دیکر خارج کیا جائے اور مزید مواد کے اخراج کے لیے کپڑے کی تہی بنا کر رکھ دی جائے تاکہ مواد کو جذب کرے۔ مفتوح عروق ادویہ و تدابیر اختیار کریں۔

جب صدید (pus) جاری ہو تو نطولات و زروقات استعمال کیے جائیں تاکہ عفونی مواد صاف ہو جائیں جو ساختوں کو گلگلا سردار ہے ہوں۔

اچھے خون کی آمد کو بڑھانے کے لیے گرم نطولات و ضمادات استعمال کیے جائیں۔

نہایت صفائی کے ساتھ مرہم پٹی کی جائے۔ (clean and dress)

ورم مستقیم کی صورت میں:

اورام مستقیمہ جن میں صدید پڑ جاتی ہے گاہے خود پک کر پھوٹ جاتے ہیں، گاہے ضماد اسی وغیرہ سے پکا کر پھوڑے جاتے ہیں اور گاہے شکاف دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

صدید کا احساس دو صورتوں میں ہوتا ہے:-

(۱) چھونے سے مقام ماؤف نرم اور پلپلا محسوس ہو اور دبانے سے بہ سہولت دب جائے؛ بعض

اوقات چھونے سے پیپ کی لہریں بھی محسوس ہوتی ہیں۔

(۲) دیکھ کر ورم کو معلوم کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر مقام ورم کارنگ سفید یا سفیدی مائل

ہے تو اس بات کی علامت ہے کہ پیپ پڑ گیا ہے۔

انجام ورم:-

علامہ گیلانی فرماتے ہیں کہ ورم کا انجام مندرجہ ذیل صورتوں میں سے ایک ہوتا ہے

(۱) تحلل - ورم تحلیل ہو جائے۔

(۲) نضح - ورم میں پیپ پڑ جائے۔

(۳) تحجر - ورم سخت ہو جائے۔

(۲) اور ام بارده رمزمنہ کا اصول علاج:-

ایسے اور ام جن میں اسباب و مواد کی خفت کی وجہ سے مقام ورم پر گرمی، سوزش، درد، سرخی اور امتلائے دموی جیسے تغیرات کی رفتار سست ہوتی ہے، اور ام بارده کہلاتے ہیں۔

اور ام رمزمنہ کو اور ام سوداویہ بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ورم حار کی طرح یہ سرخ نہیں ہوتے بلکہ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔

اور ام رمزمنہ اخلاط اور مزاج کی مزمن خرابیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس لیے ان کا علاج ورم حار کے مقابلہ میں دشوار و دیر طلب ہوتا ہے۔

اصول علاج:-

سبب ورم کو جہاں تک ممکن ہو دفع کیا جائے۔

عضو ماؤف کو سکون دیا جائے۔

اگر ورم مفاصل میں ہو تو جبیرہ باندھ کر بے حرکت بنایا جائے۔

گلٹیاں اگر متورم ہوں تو ان کا فعل سست کیا جائے، اعضائے حواس میں اگر ورم ہو تو ان کو

لذع اور ہیجان سے بچایا جائے۔

- * امالہ مواد کیا جاتے۔ (مالش کے ذریعہ، ادویہ مسخنہ کے ذریعہ، آبلہ ڈال کر، ادویہ اکالہ کے ذریعہ قرحہ پیدا کر کے، عمل کئی کے ذریعہ۔)
- * مقام ورم پردباؤ (عضو ماؤف پر پٹی باندھنا) سے بھی ورم مزمن کو فائدہ پہنچتا ہے۔
- * مصنوعی امتلا (نطولات، مالش، ورزش کے ذریعہ) پیدا کیا جاتے۔
- * مصفیات خون دوائیں استعمال کرائی جائیں۔
- * عمل بالید (operation) کیا جاتے۔

ورم رخوہ کی صورت میں :-

- * یہ بھی اور ام بارہ سے ہیں۔
- * دوران خون میں سستی یا عروق (vessels) کے اندادگی وجہ سے کسی مقام پر خون کی دوران میں دقت پیدا ہو جاتی ہے تو وریڈ (veins) اور عروق شعریہ (blood capillaries) ممتلی (congested) ہو جاتی ہیں اور ساختوں میں مائیت ورم کا ترشح غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے جس سے اس عضو کے ہضم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اصول علاج :-

- * سدہ عروق اور دوران خون کی رکاوٹ (سبب) کو دور کیا جائے۔
- * عضو متورم کی ساخت سے مائیت کو جذب و تحلیل کیا جائے۔
- * اگر دباؤ کسی رسولی (cyst) یا سلعہ (benign growth) ہو تو اس کی طرف توجہ کی جائے۔
- * مقویات و محرکات قلب ادویہ استعمال کرائی جائیں۔
- * مقامی طور پر مرخی ادویہ و تداہیر اختیار کی جائیں۔

* معرقات اور مسہل ادویہ کی طرف رخ کیا جائے۔

(۳) اورام ریجیہ و نفخیہ

ایسے اورام جو کہ جسم میں کسی فضا (space) میں ریج کے جمع ہونے یا متفرق طور پر اعضاء کی رخنوں اور خلاؤں (cavities) میں ریج کے جمع ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

اصول علاج۔

* انجذاب و تخلیل ریاح کی خاطر مسخنات کا استعمال کرایا جائے۔

* ایسی چیزوں کو استعمال کرایا جائے جو لطیف الجوہر ہوں اور ان سے ریاح تخلیل ہوں اور

مسامات کشادہ ہو جائیں (کیوں کہ اورام ریجیہ کا سبب ریج کی غلظت اور مسامات کا بند ہونا ہے۔)

* ریج پیدا کرنے والی اشیاء سے اجتناب کیا جائے۔

(۴) اورام صلبہ

اورام مزمنہ یا بارہ جب زمانہ ابتداء سے تجاوز کرتے ہیں، اورام صلبہ کہلاتے ہیں۔

اصول علاج

* ملینات اور مرخیات استعمال کیے جائیں۔

* قوی درجہ کے محلات استعمال کیے جائیں۔

5

مسکنات کے احکام و رعایت

شیخ فرماتے ہیں ”مرض کے ساتھ درد کے شریک ہونے کی تین صورتیں ہیں:

(۱) کوئی مرض کسی درد کے ساتھ جمع ہو اور یہ دونوں مختلف اعضاء میں ہوں اور ان میں کوئی بھی ایک

دوسرے کا سبب نہ ہو۔ مثلاً رمدر آثوب چشم (conjunctivitis) اور درد سر (headache) دونوں جمع ہو جائیں۔

(۲) ایسا کوئی مرض درد کے ساتھ جمع ہو جس کا سبب کوئی درد ہو۔ مثلاً وجع القولج (intestinal colic) کی وجہ سے غشی (syncope)۔

(۳) درد کے ساتھ کوئی ایسا مرض شریک ہو جائے جو خود درد کا سبب ہو۔ ورم حاد (acute inflammation) یا ضربہ (bruise) و سقطہ (contusion)۔“

* مذکورہ بالا (mention above) صورتوں میں مخدرات سے تسکین درد کرنا چاہیے

* شیخ فرماتے ہیں ”قوی مخدرات سے پرہیز ضروری ہے اگر تخدیر و تسکین کی ضرورت پیش آئے بھی تو خشکاش جیسی مخدر دواؤں سے آگے نہ بڑھو۔“

* اگر درد شدید اور ناقابل برداشت ہو کہ اس سے سقوط قوت اور غشی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو درد کی شدت کے مطابق ایفون اور اس کے مرکبات اور اس کا جوہر بھی استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

* شیخ فرماتے ہیں جب کسی عضو کی شدت حس یعنی ذکاوت حس تمہارے لیے مصیبت بن جائے تو ایسی چیزیں استعمال کرو جو مبردات اور مغلطات دم ہوں۔ مثلاً کاہویا کاہو کا ساگ

6

اصول علاج کے دیگر احکام

اصول علاج میں مندرجہ ذیل (نقطہ بہ نقطہ) امور کے احکام بیان کیے جا رہے ہیں:

(۱) موسم کی شدت میں قوی علاج

علاج کے وقت موسم کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

شیخ فرماتے ہیں بہت سے امراض گرم و مرطوب مزاج کے موسم میں پرورش پاتے ہیں اور

بہت سے امراض تبدیل آب و ہوا و موسم سے صحت پذیر ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح اگر فضا کی ہوا گرم ہو تو ادویہ محللہ منضجہ کے افعال میں امداد پہنچتی ہے اور ان کی کم

مقدار بھی کافی ہوتی ہے۔

برودت ہوا کے وقت اس قسم کی ادویہ کے اثرات میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، اس لئے ایسے

وقت دواء نسبتاً زیادہ مقدار میں دی جاتی ہے۔

بعض گرم دوائیں موسم گرما میں استعمال نہیں کرائی جاتی ہیں، بوقت مجبوری کم مقدار میں

استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔

سرد دوائیں سرد موسم میں استعمال نہیں کرائی جاتی ہیں ہاں بوقت ضرورت کم مقدار میں

استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔

* موسم گرمایا سرما کی شدت میں سہمی ادویہ، اسہال قوی، عمل کچی، عمل بط اور قے سے حتی المکان پرہیز کیا جائے۔

(۲) قوی علاج میں اعانت

* شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ ”جب کوئی خطرناک مرض لاحق ہو اور یہ امکان درپیش ہو کہ اگر قوی علاج میں تاخیر کی گئی تو مریض کی قوت اصلی نڈھال ہو جائے گی ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ابتداء ہی سے قوی علاج شروع کر دیا جائے۔“

* شیخ فرماتے ہیں کہ ”جن امراض میں مندرجہ بالا خطرہ نہ ہو ان میں ہلکے علاج سے کام لیا جائے اور ہلکے علاج سے کام نہ چلنے پر قوی اور شدید علاج کو بتدریج (دھیرے دھیرے) اختیار کیا جائے۔“

* یہ امر مسلم ہے کہ دوا جتنی زیادہ قوی ہوگی اتنی ہی زیادہ طبیعت مدبرہ بدن کی دشمن ہوگی اس لیے بڑے دشمن کو محض بصورت مجبوری بدن میں داخل کیا جائے۔

(۳) علاج میں تدریج

* شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ جب کوئی خطرناک مرض لاحق ہو اور یہ اندیشہ دامن گیر نہ ہو کہ اگر علاج میں تاخیر کی گئی یا کمی کی گئی تو مریض کی قوت اصلی پر کوئی فرق نہیں پڑیگا تو ایسی صورت میں:

* ہلکے علاج سے کام لیا جائے۔

* ہلکے علاج سے کام نہ چلنے پر قوی اور شدید علاج کی طرف بتدریج (دھیرے دھیرے) بڑھا جائے۔

(۴) تبدیلی آب و ہوا

* شیخ فرماتے ہیں کہ یہ علاج نفسانی کے لئے بے انتہا موثر ہے کہ مریض ایک شہر سے دوسرے شہر کو منتقل ہو جائے اور ایک ہوا سے دوسری ہوا میں سکونت اختیار کر لے۔

* مریض خراب و ناموافق آب و ہوا سے اگر اچھی اور موافق آب و ہوا میں پہنچ جاتا ہے تو اسے کسی قدر شفا حاصل ہوتی ہے۔

* یہ کہ تبدیلی شہر سے آنکھوں کے سامنے نئے نئے دلچپ مناظر آتے ہیں جن سے انبساط (مسرت) پیدا ہوتا ہے جو کہ ایک موثر علاج ہے۔

* تبدیلی آب و ہوا سے افعال بدن مثلاً تغذیہ (nutrition)، تنمیه (Growth) اور استحالات (metabolism) وغیرہ پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

(۵) تبدیل وضع

* وضع اور بہتیت کی تبدیلی بھی ایک غیر دوائی علاج ہے۔

* چنانچہ بعض مریضوں کا درد وضع کی تبدیلی سے دور ہو جاتا ہے۔

* بعض اوقات مریض عضو کو مناسب وضع (position) میں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

* شیخ فرماتے ہیں کہ ”وضع کا تبدیل کرنا اور حرکت کرنے سے بھی کوئی ٹیڑھا عضو سیدھا ہو سکتا ہے یا مزاج میں کوئی تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔“

* مثلاً بھینگا پن میں یہ تدبیر کہ مریض اپنے مخالف ترچھی جانب کسی چمکدار چیز کو خوب گھور گھور کر دیکھے۔

* اسی طرح مریض لٹوہ کو بھی یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ آئینہ میں اپنا منہ دیکھے اور خدو خال درست کرنے کی کوشش کرے، اس کوشش سے بعض اوقات مادہ مرض تحلیل ہو جاتا ہے اور

اعضائے ماؤذہ کی حسیت درست ہو جاتی ہے۔

(۶) تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج

دوران علاج پریشان کن حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ مریض تشخیص (Diagnose) نہ ہو سکے ایسی صورت میں:

شیخ فرماتے ہیں "جب کسی مرض کی تشخیص دشوار ہو جائے تو مریض کو طبیعت کے حوالے چھوڑ دینا چاہیے، اس سے دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پیدا ہوگی

(i) طبیعت مریض پر غالب آجائے گی اور مریض دفع ہو جائے گا۔

Or

(ii) طبیعت خود مغلوب ہو جائے گی اور مریض غالب آجائے گا، اس سے علامات مریض نمایاں ہو جائیں گی جس کی وجہ سے تشخیص آسان ہو جائے گی۔"

بعض اوقات تشخیص نہ ہونے کی صورت میں طبیب طبی فراست سے کام لے کر ایسی ضعیف العمل اور مشترک النفع ادویہ کا استعمال کرتا ہے جو نہ زیادہ نقصان اور نہ زیادہ فائدہ پہنچائیں۔

مثلاً (A) نسخہ خلل شکم۔

نسخہ خلل شکم:

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، ہویز منقہ (۹ دانہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ)

درآب تازہ جو شانیدہ، صاف نمودہ، خمیرہ بنفشہ حل کردہ، بنوشندہ ۲ تولہ۔

(تازہ پانی میں بھگو کر، جوش دیکر، بل چھان کر، خمیرہ بنفشہ شامل کر کے، ۲ تولہ نوش کرائیں)

جب یہ تشخیص نہ ہو سکے کہ مریض کس قسم کے عفونی بخار میں مبتلا ہے یعنی حمی بلغمی ہے یا صفر اووی تو

ایسی صورت میں نسخہ خلل شکم، خاکسی یا شہد کے ساتھ استعمال کرایا جاسکتا ہے۔
 * مریض کو نزلہ، زکام، کھانسی یا تنفس کی شکایت ہو اور تشخیص نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں نسخہ خلل شکم میں تخم خطمی (۷ ماشہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ)، اصل السوس مقشر (۷ ماشہ) اضافہ کیا جائے۔

(B) مشترک لنفع دواؤں کی دوسری مثال کے طور پر ہلکی ملیں دوا کو پیش کیا جاسکتا ہے چنانچہ اگر کوئی مریض بخار میں مبتلا ہو اور تشخیص نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں اطر یفل ملیں، شربت ورد مکرر (ہلکی ملیں دوائیں) استعمال کرائی جائے تو کسی قدر مرض میں تخفیف پیدا ہوگی۔

(C) جب صرف یہ معلوم ہو کہ احتیاس میں ورم ہے خواہ کامل طور پر تشخیص نہ ہو کہ ورم جگر میں ہے یا معدہ و امعا میں ہے یا گردے میں اور ورم جار کی قسم اور اس کے مادہ کی ماہیت کا علم بھی نہ ہو تو اس صورت میں نسخہ خلل شکم کے ساتھ آب برگ کاسنی سبز مروق (۴ تولہ)، آب برگ مکو سبز مروق (۴ تولہ) یعنی آب مروقین کے ساتھ استعمال کرائیں۔

(D) گردہ اور اکثر امراض بول میں مددات بول (مثلاً تخم خرپزہ، خار خشک، تخم خیارین) اور غذا میں ماء الشعر نفع بخش ہوتے ہیں۔

(E) امراض قلب میں اکثر مفرحات و مقویات قلب (خمیرہ گاؤ زبان عنبری جواہر والا، خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا، خمیرہ مروارید، جواہر مہرہ، جب جواہر، مالتی بسنت وغیرہ) مفید ہوتے ہیں۔

(F) امراض رحم میں اکثر مددات حیض (ابہل، خار و خشک وغیرہ) نفع بخش ہوتے ہیں۔

(G) حمایت عفو نیہ کے علاج میں تلین، تعریق اور قے ایک مشترک انفع اصول علاج ہے۔

(۷) علاج میں کشمکش

شیخ الرئیس علاج کے قوانین میں فرماتے ہیں کہ معالج کے لئے کشمکش کی صورت تب پیدا ہوتی ہے جب کہ ایک ہی مرض میں دو مطالبات (requirements) جمع ہو جائیں۔
مثلاً:۔ نفس مرض تبرید کا طالب ہو اور سبب مرض حرارت کا۔

(۔ تھی سد یہ میں بخار تو تبرید کا خواہش مند ہوتا ہے اور سدہ جو بخار کا سبب ہوتا ہے وہ حرارت کا

۔ اسی طرح قونج میں مادہ قونج تو تسخین و تقطیع کا طالب ہوتا ہے اور وجع القونج تبرید و تخدیر کا

ایسے حالات میں علاج کے گر (اصول علاج) کے لیے دو مثالیں بے نظیر ہیں:

سعال مع نزف الدم:-

جب جریان خون اندرونی اعضا سے ہو رہا ہو مثلاً پھیپھڑے، معدہ یا اسقاط کی صورت میں تو نزف الدم (blood hemorrhage) کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کو مکمل سکون دیا جائے اور کھانسی کو بھی روکا جائے ورنہ اس کے جھٹکے جریان خون میں معاون ہو کر اس کے اضافہ کا سبب ہو جائیں گے لیکن کھانسی کا علاج گرم دواؤں کا طالب ہے اور ٹھنڈے پانی سے اس میں اضافہ اور نزف الدم میں افاقہ ہوتا ہے۔

اس کشمکش کو یوں دور کیا جاسکتا ہے کہ پوست خشکاش، ایفون اور اس کے مرکبات استعمال کرائے جائیں اس لیے کہ یہ دوائیں کھانسی اور جریان الدم دونوں میں مفید ہیں۔

لیکن ایک کشمکش یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ دوائیں شدید قبض پیدا کرتی ہیں چنانچہ قبض سے مدے پڑ جاتے ہیں جس سے عوارض بوا سیر شروع ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں صبح و شام ایفون کے مرکبات دیے جائیں اور شب کو سوتے وقت روغن بادام دودھ میں حل کر کے مریض کو دیا جائے تاکہ مریض کا قبض دور ہو جائے۔

سعال مع حمی۔

بخار میں عطش (پیاس) کا تقاضہ یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی اور برف اور بار دوائیں استعمال کرائے جائیں مگر ان چیزوں کے استعمال سے سعال میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اس کے برعکس گرم پانی اور گرم ادویہ سے کھانسی میں سکون ہوتا ہے لیکن بخار بڑ جاتا ہے۔

ایسی صورت میں کھانسی کی رعایت سے پیاس کے وقت کنویں کا تازہ پانی استعمال کرایا جائے اور ایسی دوائیں (بہیدانہ شیریں، عناب ولایتی، پستیاں جو شانہ کی شکل میں اور بہیدانہ لعاب کی شکل میں، عناب شیرہ کی شکل میں) منتخب کی جائیں کہ کھانسی میں مفید ہونے کے ساتھ ساتھ بخار میں مضر نہ ہوں۔

علاج میں اس طرح کی کشمکش نو آموز اطباء کے لیے باعث پریشانی ہوتی ہیں تجربہ کار اطباء کے لیے تجربات رہنمائی کرتے ہیں۔

اصول علاج

نظامی

7

امراض دماغ و اعصاب

(Nervous system diseases)

عام اصول علاج :-

- * دماغ کو جو مرض بھی لاحق ہو سبب کے مطابق اس کا ازالہ کریں۔
- * مرض کا سبب اگر کیفیات اربعہ (حرارت، برودت، بیہوشی، رطوبت) کا غلبہ ہو تو مضاد و مخالف (opposite) کیفیت کے ذریعہ سے مزاج کی تعدیل کریں۔
- * غلبہ حرارت کی حالت میں تبرید میں زیادتی نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ دماغ کے لئے حرارت ہی کا غالب رہنا زیادہ بہتر ہے۔
- * دماغی امراض میں ترش اشیاء کا استعمال مناسب نہیں ہوتا بالخصوص جب کھانسی یا نزلہ بھی موجود ہو تو ترش چیزوں سے احتراز کریں اور شیریں دوائیں اختیار کریں۔
- * بقول شیخ امراض سر میں تلسمین کی شدید حاجت ہوتی ہے، اس لئے رفع قبض کا ہمیشہ خیال رکھیں۔
- * مرض کا سبب اگر دموی مادہ کا غلبہ ہو یا پھر دوسرے اخلاط کے غلبہ کے ساتھ خون کی زیادتی

کے آثار بھی پائے جائیں تو رگ قیفال (cephalic vein) کی فصد کھولیں۔

بچوں، ضعیف و ناتواں لوگوں اور حاملہ عورتوں کی فصد کھولنا کسی بھی حال میں مناسب نہیں ہے۔
کے لئے انتہائی ضرورت کے وقت جو نکلیں لگانے یا سنگھیاں کچھوانے کی اجازت ہے۔

مادہ کاغلبہ سر اور تمام بدن میں نام ہو تو بذریعہ مسہل سارے بدن کا عام تنقیہ کریں۔ اگر مادہ
خام ہو تو پہلے اس کو نضج دیں اس کے بعد تنقیہ کریں۔

دماغ سے خارج ہونے والے فضلات مثلاً رینٹھ یا ناک سے خارج ہونے والی رطوبت یا
بہت زیادہ رقیق یا بہت زیادہ غلیظ نہ ہونا بلکہ معتدل قوام ہونا، اور آسانی سے خارج ہونا دماغی
مادہ کے پختہ ہونے کی دلیل ہے۔

مادہ کاغلبہ صرف سر کے ساتھ مخصوص ہو تو دماغ کا استفراغ کرائیں۔

جب کوئی دماغی مرض زمانہ انتہا میں پہنچ چکا ہو اور اس سے پہلے مردغات، نطول اور ضمادوں
کے ذریعہ سے مادہ کو نضج دے چکے ہوں تو غرغسہ کے ذریعہ سے اور دماغی مواد کے
استفراغ کی دیگر تدابیر سے دماغ کا تنقیہ کریں۔

گاہے سر کے بال تراش کر ایسی ادویہ کا ضماد کرتے ہیں جن سے رگ کے ہوتے مواد کا دفع ہونا
آسان ہو جائے۔

اگر اخلاط کسی خاص حصہ یا تمام بدن سے سر کی طرف صعود (اوپر چڑھنا) کریں تو ان کو مخالف
جہت (opposite direction) کی طرف جذب کرنا چاہیے۔

مثلاً:-

- بدن کے نچلے حصہ یا سارے بدن سے صعود کریں تو حنٹوں یا حمول سے کام

لیں۔

- پنڈلیوں پر سنگھیاں کھنچوائیں۔
- رانوں کو باندھیں۔
- ہتھیلی اور تلوے کی ماش کرائیں۔
- اطریفیل کشنیزی استعمال کرائیں۔
- عضو مشارک کا تنقیہ ان ادویہ سے کریں جو اس عضو سے خصوصیت رکھتی ہیں۔

سیال ادویہ کا بطور قطور استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اگر اس قسم کی دوائیں استعمال کرنی ہوں تو تالو (scalp) کے گرد آٹے کے خمیر کی دیواری کھڑی کریں اور سیال دوا اس کے اندر ڈالیں یا کپڑے کو تہ کر کے دوا میں تر کریں اور اس کو تالو پر رکھیں۔

ایسی دوائیں جن میں بکری یا عورت کا دودھ استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ان کو برتنے کے بعد سر کو جلد ہی صاف کر دینا چاہئے اور ان میں تر کیا ہوا کپڑا بھی زیادہ دیر تک تالو پر نہیں رکھنا چاہیں بلکہ اس کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بدلتے رہیں اور سر کو صاف کرتے رہیں کیوں کہ دودھ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے اور مسامات کو بند کر کے بخارات کو روک دیتا ہے۔

ضماد، طلا، نطول اور مروخات ان سب کو سر کے بال تراشنے کے بعد استعمال کرنا بہتر ہے۔
دوا کے استعمال سے پہلے ضروری ہے کہ چند روز کھانے پینے، حمام اور معتدل ریاضت کے ذریعہ سے تلطیف کریں تاکہ بدن دوا کے اثر کو قبول کرنے پر کسی حد تک آمادہ ہو جائے اور

مسامات کشادہ ہو جائیں۔

غذامادہ کی کمیت و کیفیت کے مطابق دیں۔

دماغی مرض مادی ہو تو غذا تناول کرنے کے بعد مریض کے ہاتھ پاؤں کی مالش کرائیں۔

امراض دماغی مادی میں شراب پینا اور حمام میں دیر تک ٹھہرنا مضر ہے۔

تمام دماغی امراض میں قے کرانا ممنوع ہے کیوں کہ قے سے اوپر کی طرف مواد چسڑھنے

ہیں

صداع (Headache) کا اصول علاج

اشیاء خورد و نوش میں کمی کرنا خصوصاً بتخیر پیدا کرنے والی اشیاء اور شراب خالص سے پرہیز کرنا صداع میں سود مند ہے۔

رات کی نیند لینا درد سر کو زائل کرنے کے لئے مفید ہے۔

لیکن صداع حار/ صداع صفراوی میں غذا میں بہت زیادہ کمی کرنا مضر ہے۔

صداع خصوصاً صداع حار میں مندرجہ ذیل امور سے پرہیز کرنا اس قدر مفید ہے کہ اس سے مفید اور کوئی چیز نہیں

(۱) زیادہ بولنا

(۲) جماع

(۳) فکر

(۴) غیظ و غضب

(۵) حرکات بدنی

(۶) حرکات نفسانی وغیرہ۔

طبیعت میں تلمسین، ہاتھ پاؤں کی مالش اور برداشت کے موافق پاؤں کو گرم پانی میں رکھنا تمام اقسام کے درد سر کے لئے مفید ہے۔

شیخ فرماتے ہیں "ہاتھ پاؤں پر بار بار گرم پانی گرانے سے بعض مریضوں نے محسوس کیا کہ درد

گو یا سر سے ہاتھ پاؤں کی طرف اتر رہا ہے۔

* صاحب اکسیر" کا مشاہدہ ہے کہ بعض مریضوں میں پاشویہ (غسل قدم) سے درد سر تو زائل ہوا لیکن وہ وجع قد میں میں مبتلا ہو گئے۔

* مطلق صداع کے لئے زرنباد سے پاؤں کی مالش کرنا اور سر موٹڈ کرنا میں قدرے نفع شامل کر کے ضماد کرنا مجرب ہے۔

* حب الشفاء کھلانا اور بطور طلاء استعمال کرنا بھی اکثر اقسام صداع میں مفید ہے۔

* کہتے ہیں باد خجان تناول کرنا بالخاصہ دافع صداع ہے۔

* عوارض صداع مثلاً بے خوابی کو زائل کرنے کے لئے روغن کدو، روغن نیلوفر کی سر پر مالش کریں۔

* نیند لانے کے لئے مناسب ہو تو ایفون کے مانند کوئی مخدر دوا برتیں۔

* صداع مادی کے علاج کے لئے کوشش کرنی چاہیے کہ مادہ نیچے کی طرف جذب ہو ضرورت ہو تو اس غرض کے لئے تیز اور قوی حقنہ استعمال کر سکتے ہیں۔

* ہاتھ پاؤں کی مالش اور پاشویہ کرنا مادہ کے امالہ کے لئے مفید ہے اسی بنا پر پاشویہ کو تمام اقسام صداع کے لئے بے نظیر تدبیر قرار دیا گیا ہے۔

* سر دبانا اور اس کی مالش کرنا درد سر میں مضر ہے، اس کے بجائے پاؤں دبانا اور اس کی مالش کرنا درد سر کے لئے مفید ہے۔

* مزمن و شدید قسم کے درد سر میں طلا یا ضماد لگانا ہو تو پہلے سر کے بال تراش دیں اور تالو کے گرد خمیر یا آٹے کی دیواری کھڑی کر دیں تاکہ رقیق دوا تالو پر دیر تک رکی رہے، اور دماغ اس کو بخوبی جذب کر سکے۔

* ترش غذائیں درد سر کے مریض کے لئے مناسب نہیں ہوتیں لیکن صداع معدی میں اگر کھانسی نہ ہو تو ترش غذا یا سرکہ دے سکتے ہیں۔

* درد سر کے ساتھ قوت ضعیف ہو اور ناتوانی غالب ہو تو دودھ سے بچنا چاہئے۔

* بعض اوقات شدید قسم کے درد سر میں یکا یک مریض کی آواز بند ہو جاتی ہے اور گلابیٹھ جاتا ہے ایسی صورت میں برداشت کے مطابق زیادہ سے زیادہ گرم پانی سر پر گرائیں بعدہ کان میں روغن کدو (صداع حار ہو تو) اور روغن بابونہ (صداع بارد ہو تو) ٹپکائیں، اس تدبیر سے مریض بولنے لگتا ہے اور اس کا گلا کھل جاتا ہے۔ (جالینوس)

* درد سر کے طلاء و ضماد وغیرہ میں روغن گل سے مراد تازہ اور خام روغن گل ہے (روغن کنجد میں گل سرخ تازہ ڈال کر شعاع آفتاب میں رکھتے ہیں اور چند روز کے بعد اس کو روغن سے نکال کر نئے اور تازہ پھول ڈالتے ہیں اور اسی طرح چند بار پھول بدلتے ہیں) اسی طریقے سے تیار کیا ہو اور روغن گل جس پر ابھی ایک سال کی مدت نہ گزری ہو استعمال کرنا چاہیے۔

مشقیقہ (Migraine) کا اصول علاج

سبب کو تلاش کر اس کے ازالہ کی تدابیر اختیار کریں۔

مشقیقہ کے علاج میں سب سے پہلے مادہ کے مطابق بدن کا متقیقہ کریں۔

بعدہ سر کے مریض حصہ کو اونٹنی کے عضلہ کو موٹے کپڑے سے اس قدر ملنا چاہئے کہ وہ سر اور گرم ہو جائے۔

بعدہ حسب مادہ مسخن یا سرد دوائیں، سر کو تقویت پہنچانے والی ادویہ کے ساتھ ملا کر بطور ضمما یا طلا استعمال کرنا چاہئے۔

مشقیقہ میں متقیقہ کے بعد دورے کے وقت سے پہلے پیشانی اور اونٹنی کے عضلہ پر مناسب روغنوں کی مالش کرنا اور اس کے بعد حقنہ کے ذریعہ مادہ کو نیچے کے اعضا کی طرف جذب کرنا نہایت مفید ہے۔

لزوق (بزرا لبلنج، زعفران، سباسب، صمغ عربی، کتیرا، گل بنفشہ، افیون ہر ایک ۳ ماشہ، گل ارمنی ۲ ماشہ، سب کو گلاب میں کھل کر کے پیسہ کے برابر کاغذ کے گول ٹکڑے پر طلا کریں اور اس میں سوئی سے بہت سے سوراخ کر کے کنٹنی پر چکا دیں) کرنا مفید ہے۔

سرسام (Meningitis) کا اصول علاج

سرسام میں لُخنخہ استعمال کرنا نافع ہے۔

مادہ کے امالہ کے لئے پاشویہ کرنا، ہاتھ پاؤں باندھنا اور ان کی مالش کرنا کسی قدر نافع ہے

روغن گل اور ماء الشعریار و روغن زیتون اور پانی یا اس کے مانند کوئی اور نرم حقنہ سرسام حقیقی کی تمام قسموں میں مفید ہے۔

سرسام دموی میں پنڈلیوں پر نشتر والی سنگھیاں کھنچوانا اور سرسام غیر دموی میں بغیر نشتر کی سنگھیاں لگانا مطلقاً مفید ہے۔

سر پر روغن گل اور سرکہ رکھنا سرسام میں بے نظیر ہے۔

مرغی یا بکبوت کو مریض کے سر پر اس طرح چاک کرنا کہ اس کا خون سر پر ٹپکے اور چاک کرنے کے بعد اسے گرم گرم سر پر باندھنا سرسام کی تمام اقسام کے لئے نہایت مجرب تدبیر ہے۔

سرسام کے ساتھ لازمی طور پر بخار بھی ہو جاتا ہے اس لئے بخار کی تدابیر سے بھی کسی وقت غافل نہ ہونا چاہئے۔

سرسام کے مریض کو نیند لانے کے لئے مناسب نطول، سعوٹ اور ضماد استعمال کریں اور نطول میں خشخاش شامل کرنا اس مقصد کے لئے نہایت مؤثر ہے۔ خشخاش کی اصلاح کی

غرض سے بابونہ شامل کریں۔

مریض کو ایسے مکان میں رکھنا چاہئے جو تاریک ہو، اس میں ہوا معتدل ہو اور تصاویر، روشن چمکدار چیزوں سے خالی ہو۔

مریض کے روبرو زیادہ بولنے، زور سے بولنے اور ایسی باتیں بیان کرنے سے احتراز کریں جن سے اسے غصہ آئے یا وہ زور سے بولنے لگے۔

مریض کے پاس ایسے لوگوں کو تیمارداری کرنا چاہئے جو خوش مزاج ہوں، مریض کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں اور مریض ان سے مانوس ہو۔

جب مریض ابتدائی دور سے گزر جائے، اضطراب میں کمی ہو جائے، مریض پر غصہ نہ ہوگی کی کیفیت طاری ہو تو قوی قسم کی مبردا اشیاء بالخصوص خشکاش ہرگز استعمال نہ کرائیں بلکہ نم نام (ریحان کی ایک قسم)، اکلیل الملک وغیرہ کا اضافہ کر دیں۔

لعاب تخم کتال، پانی اور روغن زیتون میں ملا کر سر پر ڈالیں یا مالش کریں اور مریض کے بدن کو روغن زیتون سے گرم رکھیں۔

اگر عقل خراب اور حس ضعیف ہو جانے کے باعث مریض پیشاب کو فراموش کر چکا ہو تو شیرہ بزور اور شربت بزوری کے مانند مدرات استعمال کرا کر مریض کے مٹانہ پر روغن زیتون نیم گرم یا روغن گل یا روغن بابونہ کی مالش کرنے کے بعد (manual massage)، بابونہ، اکلیل الملک اور بنفشہ کے جوشاندہ سے نطول کریں۔

مرض کے انحطاط اور اس کے اکثر عوارض سے نجات پانے کے بعد مریض کی قوت بحال کرنے کے خاطر مریض کو گھوارہ اور جھولے میں بٹھا کر آہستہ آہستہ حرکت دیں تاکہ اس کے بدن کو ہوا لگے۔ (صاحب اکیر)

- * ردی اور خراب ہوا سے اچھی ہوا میں منتقل کریں۔
- * حمام کرنا مناسب ہو تو نہایت خفیف سا حمام شیریں پانی سے کرائیں۔
- * غذا میں لطیف قسم کے گوشت استعمال کرائیں تخمہ اور بد ہضمی اور نہایت سرد پانی، دھوپ، لو اور گرم ہوا اور قوی قسم کی مخدر اشیاء سرسام میں مضر ہیں اس لئے ان سے پرہیز کرائیں۔

فالج (PARALYSIS) و لقوقہ (FACIAL PARALYSIS) کا اصول علاج

ابتداءتے مرض میں محرک اور مقوی ادویہ ہرگز نہ دی جائیں۔

فالج و لقوقہ میں اولاً ماء لعسل (شہد خالص، عرق بادیان میں جوش دیا جائے جب عرق دو حصہ بل جانے اور ایک حصہ باقی رہے تو اس کو صاف کر کے شیشی میں رکھیں اور استعمال کرائیں۔) تین روز تک استعمال کرائیں۔

اس کے بعد ماء الاصول (بیخ بادیان، بیخ کرفس، بیخ اذخر، تخم خرپزہ پانی میں جوش دیکر چھان کرتیار کیا جائے۔) سات روز تک اور اگر مریض کمزور نہ ہو تو چودہ روز تک استعمال کرائیں۔ اس کے بعد ادویہ منضجہ (اصل السوس مقشر گل، ہنفتہ کشمیری گل، زوفا) یا نسخہ منضج دیں۔ بعدہ ادویہ مدد جارہ (بیخ بادیان، بیخ اذخر، بیخ کرفس، تخم خرپزہ) دیں۔

اس کے بعد ادویہ مفتحہ (پوست بیخ کاسنی، بادیان وغیرہ)، ادویہ ملیئہ (مویز منقہ، انجیر ولایتی، گلقد آفتابی، شہد خالص) کا استعمال کرائیں۔

اخیر میں ادویہ مسہل (مغز فلوس خیار شنبور و روغن بیدانجیر وغیرہ) یا نسخہ مسہل دیں اور جب ایارج فیقرہ دیں۔

تنقیہ کے بعد مفلوج اعضا کی روغن قسط، روغن سرخ وغیرہ سے نیم گرم مالش کریں۔

14 روز تک غذائی قسم سے کوئی چیز نہ دی جائے اس کے بعد آب نخود یا سبجہ بکوتر، بچہ مرغ، تیتریا بیٹر کا گوشت گرم مسالہ کے ساتھ پکا کر اس کا شوربہ پلائیں۔

ثقیل، دیر ہضم، نفاخ اور سرد اشیاء سے پرہیز رکھیں اسی طرح ترش اشیاء اور محنت کے کاموں سے پرہیز کرائیں۔

حدت مرض کے زمانے میں مریض کی بود و بابت ایسے مکان میں کریں جو ہوا سے محفوظ ہو، اور اس کے سر کے نیچے تکیہ رکھیں، اٹھنے بیٹھنے اور حرکت کرنے سے روک دیں۔ مریض کے وارثوں کو ہدایت کی جائے کہ مریض کے پاس وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے مریض کو رنج و صدمہ پہنچے اور اس کے فکر و غم میں اضافہ ہو۔

مرض کے ابتداء سے چودہ دن تک کھانے کی اشیاء سے اجتناب ضروری ہے بشرط یہ کہ مریض قوت برداشت رکھتا ہو اور اگر نہ رکھتا ہو تو سات دن کے بعد یخنی، بکوتہر، جنگلی، چوزہ، مرغ دی جا سکتی ہے۔

ابتداء مرض سے سات دن تک کسی بھی حالت میں غذا کا استعمال جائز نہیں ہے۔

8

امراض قلب و دوران خون (Cardio Vascular diseases)

عام اصول علاج:-

* قلب کی صحت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ خراب قسم کی کوئی بو (smell) سونگھ کر روح کو مکدر نہ کیا جائے۔

* مجزا اشیاء (بری اشیاء) تناول نہ کی جائیں۔

* اکثر تفریح کی تدبیر کریں۔

* لباس میں خوشبو بسائیں۔

* ماء اللحم اور زردی بیضہ مرغ تناول کریں۔

* وسواس اور افکار (فکر کی جمع) کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔

* طیش اور غیظ و غضب سے دور رہیں۔

* قلب میں کوئی مرض پیدا ہو تو اس کا علاج نہایت احتیاط کے ساتھ ایسی دواؤں سے کریں

جن کا حسب حال (موجودہ مرض میں موثر) ہونے کا پورا یقین ہو۔

* قلب کے لئے جو دوا بھی استعمال کریں خواہ اس کا مقصد تبدیل مزاج ہو یا استفراغ ہر حال

میں اسے ایسی چیزوں سے ترکیب دے لیں جو قلب کی مخصوص دواؤں میں شامل ہیں اور روح کو تقویت پہنچاتی ہیں۔

استفراغ کے لئے اگر فصد (venesection) کی تجویز ہو تو اس میں افراط (excess) سے ہرگز کام نہ لیں، تاکہ قوت ساقط نہ ہو، فصد سے ذرا بھی کمزوری پیدا ہو تو قوت کو بیدار کرنے کے لئے مفرحات اور مناسب مقویات استعمال کرائیں۔

دواؤں سے استفراغ کرانے میں اس امر کا خیال رکھیں کہ اکثر مہسل دوائیں سمیت (Toxicity) سے خالی نہیں ہوا کرتیں اور قلب کے مضاد و مخالف (opposite) ہوتی ہیں چنانچہ ان کے ساتھ قلب کو قوت دینے والی دوائیں (cardiac Tonic) ضرور شامل کریں۔

قلب کی کسی خلط کا استفراغ کرنے والی دواؤں کے ساتھ قدرے تریاتی دوائیں (Antidote) شامل کریں

فصد اور اسہال کے وقت بخار کے موجود ہونے اور نا ہونے کو بھی ملحوظ کریں۔
اگر معدہ ضعیف ہو تو اس کا بھی خیال رکھیں۔

تبدیل مزاج کی غرض سے بارد مزاج کو بدلنے کے لئے حار دواؤں کے ساتھ قلب کے ساتھ خصوصیت رکھنے والی حار دوائیں (زرنباد، قرنفل، مشک، زعفران، زرنب، دارچینی، عود عنبر، آبریشم، پوست ترنج، اشہ، بادرنجبویہ، تخم بادرنجبویہ، بہمنین، درونج، مسعد، سلجھ، ساذج، سنبل، فرنج مشک، گاؤزبان، شاہسفرم، تخم شاہسفرم، برگ ترنج، راسن، قاقلہ کبابہ، شراب کہنہ، شراب ریحانی، ماء اللحم وغیرہ) بھی شامل کریں۔

اگر تبرید کی حاجت ہو اور حار مزاج کو تبدیل کرنا ہو تو بارد دواؤں (کافور، ترشی ترنج، لیموں،

نارنج، گل سرخ، آملہ، طباشیر، صندل، گل محتوم، گل ارمنی، کشنیز، خشک وتر، نیلوفر، آب انار و سیب
میں خوش، گلاب اور حب الہاس، مروارید، فادزھر معدنی، کھربا اور بسد کے ساتھ گرم دوائیں
بھی مخلوط کریں کیونکہ قلب جس جوہر یعنی روح کی تکوین کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ حار ہے۔
منتقدین کے مطابق اگر طبیعت قوی ہو تو وہ باردا اور حار اشیاء کے درمیان تمیز کر کے مبرد کو قلب
حار کی طرف پہنچائے گی اور حرارت کو روح کی طرف، چنانچہ قلب کی تعدیل بھی ہوگی اور روح
کو تقویت بھی حاصل ہوگی۔

*

*

*

*

لب و لباب یہ ہے کہ امراض قلب میں دوا خواہ مزاج بدلنے کے لئے برتی جائے یا مادہ کے
استفراغ کے لئے بہر حال اس میں ایسی دوائیں شامل کریں جو خصوصیت کے ساتھ دل کو
نفع پہنچاتی ہیں اور روح کو تقویت دیتی (روح میں اضافہ ان اشیاء سے ہوتا ہے جن میں
غذائیت اور لطیف خون پیدا کرنے کی صلاحیت ہو مثلاً ہلکے پرندوں کے ماء اللحم، زردی بیضہ
نیم برشت، سرطان اور ملایم گوشت کی پمچسلی، بقولات میں برگ گاؤ زبان، نمام، نعناع،
بادرنجبویہ، فواکہات میں آملہ، ہلیلہ، ترنج، سیب، امرود، پستہ، ریواس، تھرہندی اور انار) ہیں۔
گاہے باردا دواؤں کے ساتھ قلب سے خصوصیت رکھنے والی حار دوائیں شامل کرنے کی
حاجت اس لیے بھی ہوتی ہے کہ اکثر باردا دواؤں کا جوہر ثقیل (بھاری) ہوتا ہے اور قلب میں
بآسانی نفوذ نہیں کر سکتا اس لیے ان کے ساتھ سریع النفوذ حار دوائیں شامل کر دی جاتی ہیں تو
وہ باردا دویہ کے قوی کو بھی قلب میں نفوذ کرا دیتی ہیں۔ قرص کافور میں زعفران اسی اصول
کے ماتحت استعمال کرتے ہیں۔

قلب کے امراض میں قبض ہرگز نہ رہنے دیں کیوں کہ رکے ہوئے نفل کے بخارات سے
قلب کو اذیت پہنچتی ہے بلکہ امراض قلب میں طبیعت کو ہمیشہ نرم رکھیں۔

یا قوت، طلاء، نقرہ، مروارید، بسد، فیروزہ، زمرد اور گاو زبان یہ تمام ادویہ مفرحہ و مقوی قلب ہیں۔
حجر امنی، لاجورد، غاریقون، افتیمون، بسفاج و سوداء کی دوسری مسہل دوائیں بالعرض قلب کو
تقویت پہنچاتی ہیں اور روح میں نورانیت پیدا کرتی ہیں۔

خفقان (Palpitation of heart) کا اصول علاج

خفقان کے علاج میں لازم ہے کہ سبب کا ازالہ کیا جائے۔ *

اگر سوء مزاج سادہ ہے تو صرف تعدیل کافی نہیں بلکہ خفقان حار میں مبردات اور خفقان بارد *

میں مسخّنات استعمال کریں، بالخصوص ایسی دوائیں اختیار کریں جو قلب کے ساتھ مخصوص

ہوں۔

سوء مزاج مادی سبب ہو تو مادہ کا تنقیہ کریں۔ *

غذا میں تقلیل اور حتی الامکان تلطیف برتیں۔ *

شراب سے قطعاً پرہیز کریں۔ *

قبض نہ ہونے دیا جائے، زرمی کو ملحوظ رکھیں۔ *

خفقان کے ساتھ بخار ہو تو دافع حمی تدابیر اختیار کریں۔ *

گاجرتور میں بریاں کر کے، ان کا پوست اور گٹھلی جدا کر کے رات بھر چینی کے برتن میں آسمان *

کے نیچے رکھیں اور صبح قدرے قند سفید اور گلاب و بید مشک چھڑک کر پہلے روز ایک عدد،

دوسرے روز دو عدد اور تیسرے روز تین عدد کھلائیں، موافق آجائے تو ہر روز اضافہ کرتے

جائیں۔ (یہ تدبیر خفقان اور تقویت قلب کے لئے آزمودہ ہے۔)

گاجر باریک تراش کر پتھر پر کوٹیں اور اس کا افشردہ رات بھر آسمان کے نیچے رکھیں اور صبح *

شربت صندل داخل کر کے پلائیں۔

کشمش سبز کلاں (بڑی، ۴۱ دانہ) شب کو گلاب یا بید مشک و گلاب میں بھگو کر شبنم میں رکھیں اور صبح اس میں سے ایک ایک دانہ اٹھا کر تناول کریں بقیہ پانی میں گلاب تنہا یا شربت نیلو فر (۳ تولہ) ملا کر تخم بالنگو (۴ ماشہ) چھڑک کر پلائیں۔ (ایک ہفتہ اس تدبیر پر عمل کرنا ہر قسم کے خفقان اور ضعف قلب کے لئے بے عدیل ہے۔)

شیخ الرئیس کے قول کے مطابق چند روز تک شب کو سوتے وقت گاؤزبان (۴.۵ ماشہ) استعمال کرنا خفقان کے لیے بغایت سود مند ہے۔

شیخ فرماتے ہیں خفقان میں مزاج کے مناسب خوشبو سوگھنا اور خوشبوؤں کا شمامہ بنا کر استعمال کرنا بھی مفید ہے چنانچہ خفقان حار میں گل سرخ، کافور اور صندل سوگھنا چاہیے اور اگر حرارت بہت زیادہ ہو تو صرف بارد خوشبوؤں پر اکتفا کرنا چاہیے، اگر مزاج بارد ہو تو صرف حار دوائیں اور خوشبوئیں مثلاً مشک، عنبر اور روغن ترنج سے شمامہ مرتب کریں۔

گیلانی نے لکھا ہے کہ مفرحات یا قوتی اس باب میں نہایت مفید ہے، اور تریاق فاروق اس کے لئے بے نظیر ہے، اسی طرح شربت گاؤزبان و شربت سیدب، عرق بید مشک کے ساتھ پلانا بغایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

صاحب علاج الغریبا کے قول کے مطابق شربت انناس، گلقتد سیوتی، گلقتد گڑہل ان میں سے ہر ایک مفرح و مقوی قلب اور دافع خفقان ہے، اسی طرح عرق کشنیر بھی ضعف قلب اور خفقان کے لئے مفید ہے۔

غشی (Syncope) کا اصول علاج

غشی کے دورہ کے وقت ہاتھ پاؤں باندھ دیں اور سخت مالش کریں۔
خوشبو سونگھائیں۔

چہرہ اور سینہ پر سرد پانی اور گلاب کے چھینٹے ماریں۔
سر کے بال زور سے کھینچیں۔

پنڈلیوں پر اور شانوں کے درمیان بے نشتر کی سنگھیاں کھنچوائیں۔
پاشویہ کرائیں۔

غشی میں گلاب سنگھانا اور پلانا سیدی کا مجرب ہے۔ اسی طرح عود، گلاب اور عرق بید میں گھس کر سنگھانا اور پلانا بھی مجربات میں سے ہے۔

کہتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں کی مالش کرنا اور گرم رکھنا، فم معدہ پر گرم روغن ملنا، مریض کو بیدار رکھنا اور اس کو کچھ بولنے نہ دینا غشی کی اکثر قسموں میں مفید ہے۔

دواء المسک، آب سبب میں حل کر کے یا ماء اللحم گلاب میں ملا کر یا عنبر و مشک گلاب اور بید مشک میں حل کر کے حلق میں پٹکائیں۔

عنبر، مشک اور فادز ہر، گلاب، عرق بید اور آب سبب میں حل کر کے عود (۵.۳ ماشہ) کے ساتھ دینا غشی کے لئے عجیب الاثر ہے۔

اظفار الطیب کا بخور بھی غشی میں افاقہ بخشتا ہے۔

دواء المسک معتدل، عرق کیوڑہ و عرق گاؤزبان میں حل کر کے غشی کی حالت میں حلق میں
 پکانا قلب کی تقویت اور حرارت غریزی کے انبساط کے لئے مجرب ہے۔
 شربت انار کسی مناسب عرق میں حل کر کے قطرہ قطرہ حلق میں پکانا بھی مفید ہے۔
 جب تحریک کی تدابیر سے بھی افاقہ نہ ہو، تو سوئی چھوونا اور یہ بھی بے سود ثابت ہو تو ہاتھ پاؤں
 داغنا (cautery) مفید ہے۔

ہر قسم کی غشی میں (سوائے سبب بارد سے پیدا شدہ غشی کے) مریض کا بستر خوب ٹھنڈی ہوا
 میں رکھنا چاہیے۔

غشی سے پہلے یا غشی میں ہچکی یا متلی آئے تو حرارت کو براہِ یگانگتہ کرنے کی کوشش کریں اور
 طبیعت کی اعانت کے لئے مرغ کا پر حلق میں ڈالیں تاکہ قے آجائے اور روح خارج کی
 طرف حرکت کرنے لگے کیوں کہ غشی کی اکثر قسموں میں (سوائے وہ قسم جس میں پسینہ زیادہ
 خارج ہو) قے سے فائدہ ہوتا ہے۔

حمام اس غشی میں نہایت مفید ہے جو ذرب اور بیضہ سے عارض ہو اور اس غشی میں نہایت مضر
 ہے جو بکثرت خون خارج ہونے یا بہت زیادہ پسینہ نکلنے کا نتیجہ ہو۔

9

امراض ریہ

(Respiratory diseases)

عام اصول علاج:-

* گا ہے ریٹین (lungs) کے فضلات میں لطافت پیدا کرنے کے لئے بلند آواز، لمبے سانس اور زور سے پھونکنے کی ورزش کراتے ہیں۔

* امراض صدر میں دوائیں عموماً جوب اور لعوق کی شکل میں دی جاتی ہیں اور ان کے حمل ہونے کے بعد بتدریج (دھیرے-دھیرے) نکلنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

* بہتر یہ ہے کہ یہ دوائیں مریض کو پشت پر لٹا کر دی جائیں۔

* پھیپھڑے کے فضلات کے امالہ کے لئے مری کے قریب کا حصہ مناسب ہے کیوں کہ یہ قریب ترین جہت ہے اور اسی وجہ سے کوئی امر مانع نہ ہونے پر قے کرانا اس صورت میں نہایت مفید ہوتا ہے۔

* اخلاط صدر (پھیپھڑے کے اندر پیدا ہونے والا مواد) غلیظ ہوں تو ان کی تحفیف میں مبالغہ نہ کرنا چاہیے بلکہ ان کی تلخین اور تقطیع پر زیادہ توجہ صرف کرنی چاہیے۔

* بہتر یہ ہے کہ سینہ کی تمام دواؤں میں ماء العسل شامل کریں کیوں کہ اس میں نفوذ کرنے، جلا بخشنے اور مواد میں نرمی پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

نہ اور پھلپھڑے کے امراض میں لذیذ دوائیں لعوق کی شکل میں دی جائیں۔
سید کے امراض کے ساتھ وہ دوائیں خصوصیت رکھتی ہیں جو اعضاء صدر کا تنقیہ کرتی ہیں۔ ان
دوائیوں کے چند درجات (قوت کے لحاظ سے) ہیں:

- (۱) پہلے درجہ میں باقلہ، ماء العسل، تخم کتال، بریاں، بادام کے مانند دوائیں۔
سرد دواؤں میں تخم خیارین، تخم خرپڑہ اور تخم کدو وغیرہ مستعمل ہیں۔
- (۲) دوسرے درجہ میں علق، کبھطم، بادام تلخ، سنگنجبین، عنصلی، حلبہ اور کنندر
وغیرہ داخل ہیں
- (۳) تیسرے درجہ میں زیرہ، فلفل اور کرسنہ، بیج سوکن، بیج جاؤ شیر، جندبیدستر، عنصل
مشوی، قنطر یون کبیر، زراوند مدحرج، شوینز قابل ذکر ہیں۔

ریوندان دواؤں میں سے ہے جو اخراج مواد میں آسانی پیدا کرتی ہے۔
اسی طرح زعفران آلات تنفس کو تقویت پہنچانے اور مواد کو خارج کرنے کے لئے نہایت
مفید ہے

مرکبات میں سے جب افلاطون (حب رحیہ)، شربت زوفا، دوا جالینوس، شربت خشخاش یہ
تمام دوائیں سینہ اور پھلپھڑے کے امراض کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں۔
جب مادہ نہایت رفیق ہو تو شربت خشخاش اس کے قوام کی تعدیل اور اسے قابل اخراج
بنانے کے لئے بے نظیر ہے۔

بعض اوقات ضعف قوت کے باعث سینہ میں ایسی چیز رک جاتی ہے جو حقیقتاً خارج ہونے
کے قابل ہوتی ہے، چنانچہ ایسی حالت میں عطوس سے قوت دافعہ کی مدد کریں۔

ربو (دمہ / Asthma) کا اصول علاج

اگر مرض مادی ہے تو گاہے قے اور گاہے اسہال کرائیں اور بلغم خارج کرنے والی گرم معجونیں کھلائیں کیوں کہ یہ مرض اکثر بلغمی ہوتا ہے۔

ربو نزلی میں ریزش کو روکنے کی کوشش کریں بعد ازاں پھلپھڑے کے تنقیہ کی طرف متوجہ ہوں۔

اگر مادہ کی پیدائش خود پھلپھڑے میں ہو تو اسہال کے بعد چند بار قے کرانا سود مند ہے۔ طبیعت کو اکثر نرم رکھیں اور زیادہ سونے اور تیز و ترش اشیاء تناول کرنے سے پرہیز کریں اگر حرارت ہو اور نزلہ کے آثار نہ ہوں تو سرکہ اور سکنجبین استعمال کر سکتے ہیں۔

غذا میں پھلکھ کے ساتھ شور بادیں اور دماغ اور ہضم کی تقویت کے لئے زعفران (۲ رتی)، مشک (۱ رتی) خمیرہ گاؤ زبان میں ملا کر عرق گاؤ زبان کے ساتھ استعمال کرائیں۔

بارد رطب غذاؤں اور فواکہ اور امتلاء کی زیادتی سے پرہیز کریں، کھانے کے بعد فوراً پانی نہ پیئیں، جس قدر دیر سے پانی پیاجائے اور کم پیاجائے اسی قدر بہتر ہے۔

ایک بار میں پانی سے سیراب نہ ہوں اور ٹھٹھہر کر تھوڑا تھوڑا پینیں بلکہ پانی کے بجائے ماء العسل پر قناعت کی جائے۔

سعال و سرفہ (cough) کا اصول علاج

اس باب میں چار امور کا خیال رکھیں

(۱)

بدن کو گرم رکھیں خصوصاً سحر کو بیدار ہونے کے وقت سر اور چہرہ کو ہوا سے بچائیں۔

- زیادہ گفتگو نہ کریں۔

- حتی الامکان بڑا اور لمبا سانس نہ لیں اور اسے نہایت آہستگی کے ساتھ خارج کریں۔

- مرکی یا صمغ عربی منہ میں رکھیں اور اس کا لعاب نگلتے رہیں۔

- سونے کے وقت منہ کے بل سوئیں۔

(۲)

- سونے کے لئے منوم دوائیں استعمال کریں تاکہ ان خرابیوں سے محفوظ رہیں جو اس مرض

میں سونے سے لاحق ہوتی ہیں۔

- منوم دواؤں کے استعمال سے خواب کی حالت میں سینہ اور پھیپھڑے پر مواد کی ریزش نہیں

ہوتی ہے۔

(۳)

- اخلاط کی مسکن و مجفف اشیاء استعمال کریں مثلاً برشعنا اور حافظہ الصحت وغیرہ اور ان کے ساتھ

ہریسہ، پانچہ، حلوائے بادام، فیرنی وغیرہ کے مانند نرم، لیسدار، شیریں اور مرغن غذائیں دیں۔

(۴)

- ایسی دوائیں برتیں جو بالخاصیت پھیپھڑے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔
مثلاً مرکی، زردی بیضہ مرغ کے ساتھ۔

* کھانسی میں مادہ کونفٹ و اخراج کے قابل بنانے کے لئے کبھی گرم اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی سرد اشیاء کی۔

* گرم اشیاء کی اس وقت حاجت ہوتی ہے جب کہ مادہ نہایت غلیظ ہو اور سرد اشیاء کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب کہ مادہ نہایت رقیق ہو کیوں کہ زیادہ رقت و زیادہ غلظت دونوں مادہ کے اخراج کو دشوار کرتی ہیں۔

* ماء الشعر مادہ کونفٹ دینے، اس کے قوام کی تعدیل کرنے اور پھیپھڑے کو تر رکھنے کی بنا پر اخراج مواد میں بخوبی مدد دیتا ہے۔

* کہتے ہیں کہ سرفہ بلغم سے ہونے کی صورت میں بھی حدت سے خالی نہیں ہوتا، چنانچہ حدت کی اصلاح مسکنات سے کرنی چاہیے۔

* جالینوس کا قول ہے کہ "کھانسی میں غلیظ مادہ خارج ہو تو اس کی تلطیف پودینہ اور زوفاء خشک سے کریں، اگر رقیق مادہ نکلے تو اس کی تعدیل نشاستہ سے کریں، اگر مادہ لیسدار ہو تو اس کی تقطیع کے لئے سکنجبین اور تیز اشیاء استعمال کریں اور اگر مادہ کی مقدار بہت زیادہ ہو تو کسی مسہل دوا سے بدن کا تنقیہ کریں۔"

* اطباء ہند لکھتے ہیں کہ کاکڑا سینگی کو کوٹ چھان کر بقدر فلفل گولیاں بنا کر منہ میں رکھنا ہر قسم کے سرفہ کے لئے مفید ہے۔

اگر کھانسی کے ساتھ نفث الدم (hemoptysis) ہو تو دم الاخوین (۵.۴ ماشہ)، قند سفید (۵.۱ تولہ) کے ساتھ دیں، عرق عروسہ بھی اس کے لئے سود مند ہے۔

سرفہ کہنہ (chronic cough) میں زردی نیم برشت کے ساتھ حلتیت استعمال کرنا مفید ہے
کھانسی میں سینہ پر اور شانوں کے درمیان روغن بادام شیریں اور موم میں مصطکی پگھلا کر ملنا

چاہئے

نفث الدم (Hemoptysis) کا اصول علاج

نفث الدم کو روکنے کے چار طریقے ہیں

(۱) فصد بشرط کے کوئی امر مانع نہ ہو:

- خون کے امتلاء کے آثار موجود ہوں اور شرائط اجازت دیں، تو جس عضو سے خون آرہا ہو اس کے مناسب رگ کی فصد کھولیں۔

(۲) اسفل بدن کی طرف مادہ کا امالہ:

- امالہ کی تدبیر یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں کی اوپر سے نیچے کی طرف مالش کریں۔

- ان کو بانڈھیں اور سوتیں۔

- پنڈلیوں پر سنگھیاں کھنچوائیں۔

- حقنہ استعمال کریں۔

(۳) عضو ماؤف کے مزاج کی تعدیل:

- مزاج کی تعدیل کے لئے مریض کو ان تمام اسباب سے بچائیں جن سے خون میں تحریک

پیدا ہوتی ہے۔

- مسخن غذاؤں اور دواؤں سے پرہیز کرائیں۔

- سخت قسم کی حرکت و ریاضت، زیادہ تکان، زیادہ گفتگو کرنا، زور سے بولنا اور غمیض و غضب میں

بتلا ہونے سے روکیں۔

- جماع (sexual intercourse) سے، لمبائیس لینے سے دور رہیں۔
- ہر قسم کی شیریں، زیادہ نمکین اور شور اشیاء تناول کرنے اور کچا دودھ پینے سے پرہیز کرائیں۔
- (۴) حالبس الدم ادویہ کا استعمال
- ایسی غذائیں دیں جن میں خون کے جوش کو روکنے، کھرٹڈ جمانے، خون کو ٹھنڈا کرنے، گوشت اگانے اور اعضاء کے شکاف کو بند کرنے کی صلاحیت ہو۔
- مثلاً۔ اونٹا، ہوا دودھ، گائے کا دہی، تازہ پنیر، قابض فواکہ اور زیتون تازہ استعمال کرائیں۔
- جرجانی کا قول ہے ”خون کو روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ جس عضو سے خون آرہا ہو اس کے مناسب حالبس دوائیں استعمال کریں۔“
- اس مرض میں پانی کے بجائے آب بارتنگ پلانا مفید ہے۔
- اگر پیاس کی شدت ہو تو شیرہ تخم خرفہ، گل محتوم اور طباشیر کے ساتھ دیں اور صندل اور گلاب میں کپڑا تر کر کے سینہ پر رکھیں۔
- شربت انجبار، کہربا، آب بارتنگ، دم الاخوین اور صمغ عربی ہر قسم کے نفث الدم میں مفید ہے۔
- قرص حالبس الدم، قرص کہربا اور قرص گلنارا استعمال کرائیں۔
- گیلانی فرماتے ہیں ”نفث الدم میں وہ دوائیں مفید پڑتی ہیں جو باردرطب ہوں، اخلاط کی حدت میں تسکین بخشیں، لعابیت و دہیت رکھتی ہوں اور لذع و سوزش پیدا کیے بغیر کھرٹڈ جمائیں۔“

ذات الریہ (pneumonia) کا اصول علاج

شیخ اور شارحین قانون کے مطابق ذات الریہ میں فصد علاج مشترک کی حیثیت رکھتا ہے۔
 جالینوس کے مطابق شدید بخار ہو تو مسہل سے ذوری اختیار کریں اور فصد کو فو قیت دیں کیوں
 کہ فصد ایسی حالت میں کم خطرناک ہے اور اسہال نہایت خطرناک ہے۔
 ان اور ام میں جہاں تک ممکن ہو مؤخر ردو اول (anaesthetic drugs) سے قطعاً پرہیز
 کریں کیوں کہ ان سے نضح اور تنفیث میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔
 غذا میں آتش جو آب گندم، طبوخ خبازی، چولائی، کدو اور آب باقلہ دیں۔
 اگر حرارت زیادہ ہو یا موسم گرم ہو تو کدو اور کشنیز تر کر کے ساتھ پکا کر ماء الشعر دینا بہترین غذا ہے
 اور اگر حرارت زیادہ نہ ہو تو عناب اور کشمش کے ساتھ پکا جو ماء الشعر بہتر ہے۔
 ایسی تمام دوائیں اس مرض میں معمول و مفید ہیں جو مادہ کا تنقیہ کریں، خشونت کو نازل کریں
 اور ملیں ہوں۔

مثلاً۔ عناب، ہنفشہ، خشکاش، اصل السوس، مغز تخم خیارین، کاسنی، سپستان وغیرہ۔
 موسم سرما میں سرد پانی کے بجائے آب گرم، ماء الکر (گنے کارس) اور رقیق ماء العسل
 پلائیں

موسم گرما میں آب معتدل دیں۔
 سرد پانی کسی حال میں بھی مناسب نہیں۔
 ترشی، زعفران، زور سے بولنے، منہ سے پھونک مارنے اور سرد پانی پینے سے پرہیز کریں۔

ذات الجنب (pleurisy) کا اصول علاج

علامہ قرشی اور صاحب شفاء الاسقام کے قول کے مطابق فصد (venesection) ذات الجنب کا بہترین علاج ہے۔

خلط غالب (dominant khilt) کا استفراغ اور طبیعت کی تلخین، شافوں اور ہلکے حقنوں سے کریں کیوں کہ:

- حقنہ امالہ اور مادہ کو اسفل بدن کی طرف جذب کرنے کے لحاظ سے مسہل سے بہتر ہیں

- حقنہ مواد کو قلب کی طرف حرکت کرنے نہیں دیتے۔

اس مرض کے علاج میں بہترین تدبیر یہ ہے کہ منشئات استعمال کی جائیں اور بیہوشی رفع کی جائے۔ اس غرض کے لئے:

- اسپنغول، اصل السوس، بہیدانہ، عرق گاؤزبان میں بھگو کر قند سفید شامل کر کے ایک ایک گھونٹ کر کے پلائیں۔

- روغن بادام وموم ہمیشہ سینہ (chest) پر ملتے رہیں۔

اگر مادہ رقیق ہو تو شربت خشخاش، شربت عناب یا خشخاش، عناب، پستال اور کشنیز کا جو شانہ شربت خشخاش یا شربت عناب شامل کر کے پلائیں۔

مرض کی ابتداء میں غذاء کے طور پر قند یا شربت نیلوفر کے ساتھ ماء الشعر دیں مگر مرض جب تجاوز کر جائے اور قوت پہنچانے کی حاجت ہو تو بادام کا حریرہ دیں۔

اشہا قوی ہو تو پالک یا خبازی کا مزورہ استعمال کرائیں۔

10

امراض ہضم و معدہ

(Digestive diseases)

عام اصول علاج:-

- * معدہ کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ مختلف غذاؤں کے جمع کرنے، دیر ہضم اشیاء تناول کرنے اور بھوک کو خراب کرنے والی اشیاء سے احتراز کریں۔
 - * بارد المزاج افراد نہار منہ شراب یا پانی نہ پیئیں۔ (صاحب اکیر)
 - * تمام مرطب فواکہہ (fruits) خام یعنی کچی حالت میں معدہ کے لئے نہایت مضر ہیں۔
 - * معتدل ریاضت اور کبھی کبھی ناخار کرنا معدہ کی صحت کا محافظ ہے۔
 - * معدہ کی اصلاح کے لئے سات اصولوں کی رعایت کرنا ضروری ہے:
- (۱) معدہ میں استرخاء ہو تو ایسی دوا استعمال کریں جو اس کی دباغت کرے۔ (یہ صفت آملہ میں پائی جاتی ہے کیوں کہ اس میں عنفوصت یعنی یکھٹاپن اور قبض کی خاصیت ہوتی ہے۔)
 - (۲) ایسی دوا استعمال کریں جو معدہ کی ملاست یعنی چکنائی کو زائل کرے۔ (یہ صفت قزفل اور اس کے مانند ملطف، مقطوع اور محلل دواؤں میں ہوتی ہے۔)
 - (۳) ایسی چیزیں استعمال کریں جن سے معدہ کی اشتہا یعنی بھوک پیدا کرنے والی قوت میں

تحریک پیدا ہو۔ (یہ صفت ترشی، تیزی اور یہ نیکینی مزہ رکھنے والی چیزیں مثلاً لیموں، خردل اور آربامہ میں ہوتی ہے۔)

- (۴) ایسی چیز استعمال کریں جو معدہ کی رطوبت کو زائل کرے۔ (مثلاً زنجبیل۔)
- (۵) ایسی دوا اختیار کریں جو معدہ کے سدہ کو زائل کرے۔ (مثلاً صبر۔)
- (۶) ایسی چیزیں استعمال کریں جو معدہ کی قوتوں کو براہیگختہ کرتی ہوں۔ (مثلاً زعفران۔)
- (۷) ایسی چیزیں دیں جو معدہ کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہیں۔ (مثلاً مصطکی۔)

معدہ کے سوء مزاج رطب و یابس کا علاج دشوار ہے خصوصاً سوء مزاج یابس کے رفع کرنے میں نہایت دشواری ہوتی ہے۔

سوء مزاج حار و بارد کا علاج سہل ہے۔

امراض معدہ جب مادی ہوں اور ان کے مادہ کی نوعیت معلوم نہ ہو سکے تو ان کے لئے ایارج سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہو سکتی کیوں کہ ایارج سے مختلف اخلاط کا اخراج ہوتا ہے۔

شربت خشخاش معدہ میں گرم مواد کا انصباب روکنے کے لئے بغایت مؤثر ہے، ہاتھ پاؤں باندھنے اور انہیں گرم رکھنے سے بھی مواد کا انصباب روکنے میں اعانت پہنچتی ہے۔

جس شخص کے معدہ و جگر میں صلابت اور لاغری پائی جائے، اس کی غذا اور دوا کے طور پر ماء الشرا استعمال کریں اور اس کی مقدار میں بتدریج اضافہ کرتے جائیں۔

معدہ کے تنقیہ میں اگر ایک دفعہ میں کامیابی کی امید نہ ہو تو بار بار تنقیہ کرانا اس سے بہتر ہے کہ ایک بار ضرورت سے زیادہ استفراغ کرایا جائے۔

امراض معدہ میں بول و براز کا بہت زیادہ خیال رکھیں اور جب ان میں اصلاح کے آثار ظاہر ہوں تو سمجھیں کہ معدہ کی بھی اصلاح ہو گئی۔

* معده کے علاج میں کسی حال میں نہایت بارداشیا استعمال نہ کرائیں حتیٰ کہ اگر مرض کا سبب حرارت ہو تب بھی شدید برودت والی چیزیں یا سرد پانی دینے کی جرات نہ کریں۔

* محلل دواؤں کے ساتھ ایسی قابض دوائیں بھی ضرور شامل کریں جو قوت کی حفاظت کرتی ہوں۔

* قے میں کوئی امر مانع نہ ہو، تو اکثر امراض معده میں قے کرانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

* قے کرانے کی سب سے آسان تدبیر یہ ہے کہ مولیٰ اور مچھلی کھلائیں اور اس کے بعد جب خوب پیاس معلوم ہو تو مسکینجین آب گرم کے ساتھ پلا کر قے کرائیں۔

* امراض معده میں اسہال کے لیے صبر اور حشیش افسنتین کا استعمال اکثر نہایت موافق ثابت ہوتا ہے۔

* معده کے لئے بہترین غذا وہ ہے جس میں قبض اور تلخی ہو مگر یہ تیز یا چھبنے اور سوزش پیدا کرنے والی نہ ہو۔

* بخار کے مریضوں میں قابض اشیاء کے استعمال میں زیادتی روا نہیں۔

* پوست سنگ دانہ مرغ ضعف معده کے لئے نہایت مفید ہے۔

* جماع (sexual intercourse) معده کو ضعیف کرتا ہے اور ترک جماع سے معده کو نہایت تقویت پہنچتی ہے۔

* غذا کا امتلا (معده میں جمع ہونا) معده کا سب سے بڑا دشمن ہے چنانچہ غذا سے بد جسم کھچی فریبہ (تندرست) نہیں ہوتا کیوں کہ اس صورت میں اس کی غذا بخوبی ہضم نہیں ہوتی اور اس سے بدن کو تازگی حاصل نہیں ہوتی۔

* تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھانے والا فریبہ (تندرست) ہو جاتا ہے کیوں کہ اس کا معده غذا کو

بخوبی ہضم کرتا ہے۔

* نفل (stool) اور ریاح کو روکنا نہایت مضر ہے کیوں کہ نفل با اوقات ریاح کو معدہ کی طرف لوٹا دیتا ہے اور اس سے بے چینی عارض ہو جاتی ہے، اضافہ یہ کہ ریاح کہ معدہ میں لوٹ آنے سے اس کے بخارات دماغ کی طرف صعود کر کے نہایت سخت اذیت پہنچاتے ہیں۔
* تمام روغن معدہ میں استرخاء پیدا کرتے ہیں اور کوئی روغن اس کے موافق نہیں پڑتا مگر روغن زیتون، روغن پستہ اور روغن گل کم مضر ہیں۔

* چلغوزہ، دودھ، خرپزہ، حیوانات کا دماغ اور گودہ معدہ کے لئے مضر ہے، میتھی اور کنجد کے استعمال سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے، شرابوں میں سے غلیظ قسم کی شراب اور دواؤں میں حب عر معدہ کے لئے مضر ہے۔

* بہت زیادہ بھوکا رہنا، غلیظ اور ثقیل غذائیں اور پہلی غذا ہضم ہوتے بغیر دوسری چیز کھالینا معدہ کے لئے نہایت مضر ہے۔

* معدہ پر جو نکلیں لگانا یا سینگھسیوں کے ذریعہ خون لینا مضر ہے۔

* بہیدانہ اور اصل السوس کے سوا کھانسی کی دوائیں اور تمام لعابی دوائیں معدہ کے لئے نقصان دہ ہیں۔

فساد ہضم (indigestion) کا اصول علاج

* جب ہضم خراب ہو تو نمک کا نیم گرم پانی پلا کر قے کرائیں، مطبوخ شربت و پودینہ میں سکنجبین ملا کر قے کرانا اعلیٰ ہے۔

* اگر قے میں دشواری ہو یا غذا معدہ سے امعاء کی طرف اتر چکی ہو تو جوارش شہسریاں اور جوارش تمر ہندی وغیرہ کے مانند ایسی چیزوں سے استفراغ کرائیں جو مسہل کے ساتھ مقوی معدہ بھی ہوں۔

* تنقیہ کے بعد غذا ترک کر دیں یا اس میں کمی کر دیں۔

* سخت بھوک کے وقت کوئی لطیف، زود ہضم اور مقوی معدہ غذا دیں۔ مثلاً بیٹر یا تیترا کا شوربا، دارچینی، فلفل اور زعفران سے خوشبودار بنا کر پلائیں۔

* تنقیہ کے بعد ریاضت، حمام اور معدہ پر گرم پانی ڈالنا مفید ہے۔

* ہاتھ پاؤں کو سرد پانی میں رکھنے سے ہضم کو تقویت پہنچتی ہے۔

وجع معدہ (gastralgia) کا اصول علاج

کشادہ دہانہ کا آتشین مجسمہ (Fire cup) ناف پر لگانا اور سکنجبین، گلاب یا آب گرم میں ملا کر پلانا درد معدہ کی اکثر قسموں میں معمول و مجرب ہے۔ (صاحب اکیر)

بقول جالینوس پوست سنگ دانہ مرغ درد معدہ کے لئے بالخاصیت مفید ہے۔ کہتے ہیں کہ خاکستری بزرا لبلخ، دارچینی، زنجبیل، شہد کے ساتھ معدہ پر طلاء کرنا ہر قسم کے درد کے لئے موثر ہے۔

ایک ماشہ جدوار گھس کر گرم جلاب کے ساتھ چند روز پلانا بھی سود مند ہے۔ موافق حقنوں کے ساتھ استفراغ اور غذاء حتی الامکان بہتر اور قلیل مقدار میں دینا کسی قدر نافع ہے۔

کہتے ہیں کہ درد بہت زیادہ ہو تو گرم سرکہ میں اسفنج تر کر کے معدہ کے مقام درد پر رکھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

سبب کو تلاش کر کے اس کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہیضہ (cholera) کا اصول علاج

اس مرض میں تمام توجہ فاسد مادہ کے اخراج پر مبذول (focus) رکھیں۔

جب تک استفراغ حد سے زیادہ نہ ہو جائے اور قوت اسے برداشت کر رہی ہو اس وقت تک قے اور اسہال کو روکنے کی کوشش نہ کریں، اگر ایسا کیا تو سمیت اعضاء رینہ میں سرایت کر جائے گی نتیجتاً مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

اگر معدہ میں غذا کا فساد محسوس ہو تو فوراً نمک و آب نیم گرم سے قے کرائیں، اگر سکنجبین بھی شامل کر لی جائے تو یہ اغلاط کو قطع کرنے اور مادہ کو خارج کرنے میں اعانت کرے گی۔

آسانی سے قے نہ آئے تو مرغ یا بھوٹر کا پر علق میں ڈال کر طبیعت کی اعانت کریں اور اس وقت تک بار بار قے کراتے رہیں جب تک کہ معدہ فاسد مواد سے کامل طور پر پاک نہ ہو جائے۔

استفراغ کامل کے بعد مریض کے مزاج اور سبب مرض کے مطابق قے اور اسہال کو تسکین دینے والی دوائیں دیں۔

مادہ کے اخراج کے بعد مرض کے بقیہ اثر کو تحلیل کرنے کے لئے مادہ کی حرارت و برودت کے مطابق فادز ہر معدنی و حیوانی یا ناز جیل دریائی یا جودار خطائی یا پپیہ تہاں یا فلفل سیاہ کے ساتھ گھس کر دیں۔

حکیم شریف خاں فرماتے ہیں ہیضہ اور درد شکم میں پپیہ (۲ ماشہ) گلاب میں گھس کر

استعمال کرانے سے کامل فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

* بقول صاحب خلاصہ جدوار خطائی (اماشہ سے ۱۵ ماشہ) تک کوٹ کر کھلانے سے فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔

* پوست الاچھی سفید (اسے ۲ تولہ)، گلاب یا آدھ سیر پانی میں جوش دیکر پلانا ہیضہ اور قے اور اسہال روکنے کے لئے مجرب ہے۔

* پوست لیموں منہ میں رکھنا قے روکنے کے لئے مجرب ہے۔

* تریاق افاعی اور حب بیخ عشر (بیخ مدار) ہیضہ کے مادہ کی سمیت رفع کرنے کے لئے مجرب ہے۔

* ہیضہ کا سبب کوئی بھی ہو مریض کو کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں اور ایسی کوئی چیز نہ دیں جس میں غذائیت ہو، کیوں کہ اس مرض میں چیچاپ پڑے رہنا، غذا نہ کھانا اور سونے سے بہتر دوسرا کوئی علاج نہیں۔

* نیند لانے کے لئے تمام ترکیبیں اختیار کریں، ہاتھ پاؤں کی مالش کرائیں اور ان کو باندھ دیں۔

* گلاب خصوصیت کے ساتھ اس مرض میں نہایت سود مند ہے۔

جوع الکلب (canine appetite) کا اصول علاج

* اس مرض میں ترش، کھلی نمکین، چرپری چیزوں سے اور ترش و قابض شراب سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

* غذا میں بے مزہ، شیریں و چرب اشیاء اور چربی دینا مفید ہے۔

* وہ روغن زیتون جس میں کیلاپن اور ترشی نہ ہو دینا سود مند ہے۔

* پستہ بادام گھس کر روغن کنجد (sesame oil) میں پکا کر شکر کے ساتھ کھلانا انطاکی کا مجرب ہے۔

- جانوروں کا جگر بریاں کر کے دینا نافع ہے۔

* بھوک کم کرنے کے لئے روغن بنفشہ، موم کے ساتھ پلانا شیخ کے معمولات میں سے ہے۔

* جوز بوا اس مرض میں نہایت مفید ہے۔

ورم معدہ (gastritis) کا اصول علاج

مزاج کی تعدیل کے ساتھ ورم کے نفع واستفراغ کے بعد اس کی تحلیل کی تدبیر اختیار کریں *

- اس مرض میں ضماد، طلاء اور مشروبات میں عطریت یعنی خوشبو رکھنے والی قابض دوائیں ضرور داخل کریں۔ *

قوی قسم کے مسہل اور قے لانے والی دواؤں سے احتراز کریں تاکہ معدہ کی قوتیں تحلیل نہ ہوں۔ *

اس مرض میں اسہال کی بنسبت قے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ *

کہتے ہیں کہ اگر ورم اگلے حصہ میں ہو تو ضماد معدہ پر لگانا چاہئے اور پچھلے حصہ میں ہو تو کمر گاہ پر۔ *

مغز، فلوس، آب مکو کے ساتھ ضماد کرنا یا اس کو پلانا معدہ کہ ہر قسم کے ورم میں مفید و معمول ہے۔ *

برگ نیم گرم کر کے معدہ پر باندھنا تمام اقسام کے ورم میں سود مند ہے۔ *

معدہ کے ہر قسم کے ورم میں غذا کی تقلیل (کمی) واجب ہے اور پانی کی جگہ عرق مکو پلانا نافع *

ہے۔

11

امراض جگر

(Liver diseases)

عام اصول علاج:-

- * جگر ایک شریف عضو ہے اور جس طرح دل قوت حیوانی کا اور دماغ قوت نفسانی کا محل ہے اسی طرح جگر قوت طبعی کا محل ہے۔
- * جگر ایک نہایت اہم عضو ہے جس کی صحت پر تمام بدن کی صحت کا دار و مدار ہے اور اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے اور اس کے ہضم اور اخلاط کی تقسیم میں کوئی خلل پڑ جائے تو اس کا نقصان تمام بدن کو پہنچتا ہے۔
- * جگر کے تمام امراض کے علاج میں اس کی چاروں قوتوں کو دھیان میں رکھنا ضروری ہے، اگر اس کی کسی خاص قوت میں ضعف ہو تو اس کو تقویت پہنچانی چاہیے۔
- * سوء مزاج میں تعدیل اور سدہ میں تفتیح کی کوشش کرنی چاہیے۔
- * جگر کی اصلاح کے لیے ایسی دوائیں برتنی چاہئیں جو خوشبودار، لذیذ، مفتوح اور مدرد ہوں۔
- * جگر میں طلاء کا اثر نہایت سریع ہوتا ہے مگر جگر چوں کہ ایک شریف اور نازک عضو ہے اس لیے کوئی قوی قسم کی محلل دوا اس پر استعمال نہیں کرنی چاہیے اور جب تک کہ سبب کی تشخیص نہ ہو کوئی طلاء لگانا چاہیے۔

مادی امراض میں تنقیہ سے پہلے جگر پر بار و ضما د لگانا سدہ پیدا کرتا ہے۔
 شیخ اور شارحین قانون لکھتے ہیں کہ جگر کی صحت کی حفاظت جگر کے طبعی مزاج کے مماثل اشیاء
 سے اور اس کے مرض کا دفاع متضاد و مخالف اشیاء سے کریں۔

امراض جگر میں دواء کھانے کا بہترین وقت وہ ہے جب غذا معدہ سے جگر کی طرف نفوذ کر کے
 اس میں ہضم ہو چکی ہو اور اس کے فضلات جدا ہو گئے ہوں، تاکہ غذا جگر کی طرف دواء کے نفوذ
 کرنے میں ممانع نہ ہو اور غذا میں جگر کی مصروفیت اسے دوا میں تصرف کرنے سے بعض نہ
 رکھے۔

جگر کے مادی امراض میں جو محلل اور مفتوح دوائیں استعمال کی جائیں ان کا قبض و عطسیت
 (خوشبو) سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔

جگر کی تبرید میں زیادتی سے احتراز کریں کیوں کہ اس سے استسقاء کا اندیشہ ہوتا ہے۔
 جگر میں تسخین پہنچانے میں بھی مبالغہ نہ کریں کیوں کہ اس سے ذبول عارض ہوتا ہے۔
 جگر کا علاج سہولت و ملائمت کے ساتھ کریں اور مبردات کے ساتھ مسخن مقویات اور مسخنات
 کے ساتھ مقوی مبردات مخلوط کر کے استعمال کریں اور اس میں عطسیت رکھنے والی قابض
 دوائیں بھی شامل کریں۔

امراض جگر میں جو دوائیں استعمال کی جائیں ان کا مقصد اگر ادارہ ہو تو انہیں نہایت باریک پینا
 چاہیے اور اسہال کی دوائیں بھی باریک ہونی چاہئیں مگر ادارہ کی دواؤں کے مقابلہ میں کم
 باریک۔

جگر کی دوائیں حار ہوں یا بار دیا قابض بہر حال ان کا جوہر لطیف ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی لطافت کی بنا
 پر جگر میں پہنچ سکیں مگر خیال رہے ملطف دوائیں خون میں حدت پیدا کرتی ہیں، جگر میں نہ
 مناسب اخلاط پیدا کر دیتی ہیں اس لیے دو تین روز پلانے کے بعد کوئی ملین چیز کھلانی چاہیے۔

* ایک کھانا ہضم ہونے سے پہلے اس کے اوپر دوسری غذا کھا لینا اور غذا میں بے ترتیبی برتنا جگر کے لئے نہایت مضر ہے۔

* نہار منہ، حمام، جماع اور ورزش کے بعد فوراً سرد پانی پی لینا بسا اوقات جگر میں شدید برودت پیدا کرتا ہے جس سے استسقاء (ascites) پیدا ہو جاتا ہے۔

* پیسا رہنا، کھانے کے بعد یا خلو معدہ کی حالت میں سخت قسم کی حرکت و مشقت کرنا، سونے کے درمیان پانی پینا، شکم سیر ہو کر حلو یا شیرنی کھانا، نرم قسم کی غذائیں تناول کرنا، گرم چیز کھا کر اس کے اوپر سرد پانی پی لینا، مٹی کو نلے اور ایسی چیزیں کھانا جن میں مٹی ملائی گئی ہو اور ان کے اوپر سرد یا گرم پانی پی لینا جگر کے لئے نہایت مضر ہے۔ (صاحب اکیر)

* وہ دوائیں جگر کے لئے مفید ہیں جن میں نفوذ کرنے، جلاء بخشنے، نضح و تلتسین کی قوت کے ساتھ تقویت و قبض کی خاصیت بھی ہو مثلاً ماء الشعر، زعفران، مویز، شراب ریحانی (شراب ممنوع ہے)۔

* کاسنی خواہ جنگلی ہو یا بتانی جگر کے لئے نہایت موافق و مفید ہے۔

* غذاؤں میں سے عمدہ خون پیدا کرنے والی سرلیح النفوذ غذائیں جگر کے موافق ہیں، ہر قسم کی شیرنی اس حیثیت سے جگر کے لئے مفید ہے کہ اسے فربہ کرتی ہے، حجم میں اضافہ کرتی ہے اور اسے قوی بناتی ہے۔

* جگر شیرنی کو نہایت تیزی سے جذب کرتا ہے اس لے اس کے ساتھ دوسرے ایسے اخلاط بھی جگر کی طرف جذب ہو جاتے ہیں جن سے سدہ پیدا ہوتا ہے، اسی لئے ورم جگر کے مریض کو شیرنی سے پرہیز کرائیں۔

ورم جگر (hepatitis) کا اصول علاج

ورم جگر میں قبض نہ ہونے دیں۔

ایک قانون ملحوظ رکھیں رادع دوائیں ملطف و مفتوح دواؤں سے ترکیب دے کر استعمال کریں تاکہ رادع دواؤں سے مادہ متحجر (سخت) نہ ہونے پائے، اسی طرح محلل دواؤں کے ساتھ قابض و عطریت رکھنے والی دوائیں استعمال کریں تاکہ عضو کی قوت تخلیل نہ ہو۔ پینے کی دواؤں اور ضما دوں میں بھی اسی اصول کا خیال رکھیں۔

مقعر (concave) جگر کے ورم میں اسہال مناسب ہے مگر قوی مسہل نہ ہو، مدرد دواؤں سے گریز (avoid) کریں۔

محب جگر کے ورم میں ادراہ کی کوشش کریں اور مسہل نہ دیں۔

ہیلہ جات اور سقمونیہ کا استعمال ورم جگر میں ممنوع ہے۔

بقول جالینوس "جو ہر کبد کی تبرید یا اس کے ارخا میں مبالغہ نہ برتیں اور قوی قسم کی دوائیں بھی جگر پر استعمال نہ کریں، جگر کا ورم خواہ کسی بھی قسم کا ہو مریض کو قابض فواکہہ مثلاً ہی، اسرود، سید نہ کھانے دیں۔ کیوں کہ قابض و حابس اشیاء سدہ پیدا کرنے کے باعث ورم میں اضافہ کر دیتی ہیں۔"

انطائی کے مطابق فوہ، اشق، سویلق و طباشیر کو ورم جگر کے علاج میں خاص اہمیت حاصل ہے

استسقاء (Ascites) کا اصول علاج

استسقاء کی تمام قسموں کا عام اصول علاج یہ ہے کہ غذا میں تقلیل برتیں، صرف آب یخنی پر اکتفاء کریں اور ہر قسم کے غلہ اور پانی سے پرہیز کرائیں۔

شدید ضرورت میں جاوول دے سکتے ہیں۔

پانی کے بجائے عرقیات نوش کرائیں اور اس مقصد کے لئے عرق مکویا عسرق بادیاں تھوڑا تھوڑا پلانا مناسب ہے۔

عرق ممکن نہ ہو تو آب آہن نقرہ اور طلاء سے داغ کر دیں۔ (چھ بار آہن یعنی لوہا پانچ بار طلا یعنی سونا اور چار بار نقرہ یعنی چاندی سے داغ کر پانی پلانا عجیب الاثر ہے۔) غذا کی مقدار صحت کی حالت میں ششم حصہ (1/6) ہونا چاہئے۔

پانی ایک شبانہ روز (24 hours) میں غذا سے مقدار میں ۳ گنا سے زیادہ نہ دینا چاہئے۔

مندرجہ بالا (mention above) تدابیر کی پابندی کے ساتھ معجون دبیدالاورد، دواء الکرکم، شیرہ مکو، شیرہ تخم کثوث و شربت دینار یا گل قندی یا شربت بزوری کے ہمراہ دیں۔

مکو خشک، مغذ فلوس، سنبل الطیب سب کو آب غنبل الثعلب میں پیس کر ضماد کریں۔

جدوار، آب مکو میں گھس کر طلا کرنا بھی تہیج و استسقاء کے لئے نافع ہے۔

ورزش، پسینہ لانا، ریگ میں دفن کرنا، اور پہاڑوں کی طرف سفر کرنا استسقاء کے مریض کے

لئے مفید ہے۔

* وہ استسقاء جس کے ساتھ بخار بھی ہو تو شیرہ خیاریں، شیرہ تخم کاسنی و شیرہ تخم خر بوزہ، اور شیرہ زیرہ سفید دیں۔

* اس مرض میں تمام رطب فواکہ سے بھی اجتناب کرنا چاہئے مگر انار اس مرض میں بالخاصیت مفید ہے۔ (صاحب اکیر)

* فصد اس مرض میں نہایت مضر ہے۔ (صاحب اکیر)

* استسقاء کی دواؤں کو نہایت باریک کرنا چاہئے تاکہ ان کی قوت بہ سرعت جگر میں پہنچ سکے۔

* استسقاء میں دوائیں بشکل معجون میں تریاق فاروق، مشرد ویطوس، دواء المسک حلو، دواء المسک مرو معتدل استسقاء کے لیے مفید ہیں۔ معجون دبیدالورد اس مرض میں سب سے زیادہ سود مند ہے۔

* گندھک اور نظرون کے چشموں کے پانی میں غسل کرنا اور پسینہ لانا ہر قسم کے استسقاء میں ہر ایک تدبیر سے زیادہ مفید ہے۔

* جب استسقاء میں دوائیں بے سود ثابت ہوں تو حسب ذیل ۵ مقامات پر داغ دیں کہ یہ

آخری تدبیر ہے:

- (۱) فم معدہ پر
- (۲) جگر پر
- (۳) طحال پر
- (۴) قعر معدہ (fundus) پر
- (۵) ناف کے اوپر

12

امراض طحال

(Spleen diseases)

عام اصول علاج:-

- * امراض طحال، امراض جگر کے مشابہ ہوتے ہیں اس لئے ان دونوں کا اصول علاج بھی ایک سا ہوتا ہے فرق یہ ہے طحال میں جگر کی نسبت زیادہ قوی تدابیر اختیار کریں۔
- * امراض طحال میں جگر کے برخلاف نہایت تلخ اور نہایت ترش دوائیں داخلی و خارجی طور پر دے سکتے ہیں۔
- * ان دواؤں کے ساتھ قوت کی حفاظت کے لئے بعض ایسی دوائیں بھی مرکب کریں جن میں عطریت اور قدرے قبض ہو۔
- * پوست بیخ کبر، اسفیل اور اشنق یہ دوائیں طحال کے لئے مخصوص ہیں۔

13

امراض مرارہ

(Biliary tract diseases)

ورم مرارہ، سرطان مرارہ اور حصاة مرارہ کا شافع علاج علاج بالید ہے۔
بقیہ امراض مرارہ یرقان پر مشتمل ہیں جس کا اصول علاج مندرجہ ذیل نقطہ بہ نقطہ پیش ہے:
عام اصول علاج:-

- * یرقان اصفر میں ایسی غذائیں ترک کر دینا بہتر ہے جو سدہ پیدا کرتی ہوں، صفر اپیدا کرتی ہوں، حرارت میں اشتعال لانے والی ہوں۔
- * گوشت اور چربی کا استعمال بھی مناسب نہیں۔
- * برگ کاسنی، مکو، بتھوا، شلجم، مولیٰ و چقندر روغن گاؤ میں پکا کر اس کے ساتھ بن چھنے آٹے کی روٹی دینا مفید ہے۔
- * بقول صاحب کامل یرقان کے معالجہ میں دو باتیں مدنظر ہوں:
(1) ایسی اشیاء سے خود یرقان کا ازالہ کرنا جو اس کے مادہ کو خارج و تحلیل کریں جنانچہ مسہل کے ساتھ حبلا بنخشنے والی ادویہ سے کام لیں، آنکھوں کے مادہ کو تحلیل کرنے کے لئے غسال دواؤں سے اور گاہے سحوط سے کام لیتے ہیں۔

(۲) سبب کو زائل کرنا۔ مثلاً سوء مزاج کی اصلاح کرنا، ضعف جسگر ہو تو اسے تقویت پہنچانا، ورم ہو تو اس کی تدبیر کرنا اور سدے ہوں تو انہیں کھولنا۔

* یرقان سدی میں حسب حاجت بارد و حار مفتحات اور منقہ دواؤں سے کام لیں۔

- تخم خیارین، زرشک، تخم خرفہ، تخم کاسنی، آب برگ کاسنی اور سکنجبین بارد مفتحات کے زمرہ میں داخل ہیں۔

- پرسیاؤشال، افسنتین، شاہترہ، فوہ، آب ترب، آب کرنب، خراطین خشک، مرغ یہ تمام دوائیں حار مفتحات میں شامل ہے۔

* یرقان کا سبب اس مجری کا سدہ ہو جو جگر اور مرارہ کے درمیان ہے تو مزاج کے مناسب مسہل سے بدن کا تنقیہ کریں بعدہ قرص ریوند کے مانند مدرات استعمال کرائیں۔

* اگر یرقان اس مجری کے سدہ کا نتیجہ ہو جو مرارہ و امعاء کے درمیان واقع ہے تو اس کا علاج مزاج کی حرارت و برودت کے مطابق کریں، قوی قسم کی دوائیں اختیار کریں اور تیز قسم کا حقنہ بھی استعمال کریں۔

* اگر مجاری کا سدہ ان کے درمیان گوشت آگ آنے یا مسہ پیدا ہو جانے کا نتیجہ ہے تو یہ علاج ہے یرقان و بانی میں پہلے روز قیصال (cephalic vein) کی فصد کھولیں اور گائے کا دہی گلاب میں ملا کر پلائیں۔

* پانی کے بجائے چھاچھ یا عرق بہار و گلاب پر اکتفا کریں۔

* غذا میں پالک و خرفہ دہی کے ساتھ دیں۔

* گل قند اور تمر ہندی بھی اس باب میں مجرب ہے۔

14

امراض گردہ و مثانہ

(Urinary tract diseases)

عام اصول علاج:-

- * گردہ کے اکثر امراض میں قے کرانا مفید ثابت ہوتا ہے۔
- * گردہ کے مادی امراض میں تنقیہ کے لئے قے اور باسلیق (basilic vein) کی فصد، مسہل و مدرد و انہیں استعمال کرنے سے زیادہ مفید ہیں۔
- * کیوں کہ مددراشیاء مجاری بول (urinary tract) میں بعض اوقات سحج و خراش پیدا کر دیتی ہیں۔
- * تنقیہ کے بعد جب کے مادہ کی قلیل مقدار گردے میں باقی ہو اس وقت مددرا چیز دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔
- * جب تک شدید ضرورت نہ ہو امراض گردہ میں مسہل نہ دیں۔
- * جو چیزیں جگر کی مقوی ہیں وہ گردہ کو بھی تقویت پہنچاتی ہیں۔
- * گردہ اور مثانہ کے امراض سے اکثر جگر خراب ہو جاتا ہے۔
- * جگر کی اصلاح گردہ و مثانہ کی اصلاح کا موجب ہوتی ہے۔
- * امراض مثانہ میں امراض گردہ کے بالمقابل زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

* تذبذب و ضماد اور اعلیٰ کی راہ سے داخل کرنے والی دوائیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔

* مشانہ کی تبرید کی غرض سے خرفہ، خیار و کدو کا شیرہ اور طباشیر استعمال کریں۔

* تبرید ہی کی غرض سے صندل، کافور اور فوفل طلا کریں۔

* تبرید کی ہی غرض سے بار و عصارے اور لعاب، سرد روغن مثلاً روغن گل، روغن تخم کدو، روغن

خشخاش، روغن کاہو، کافور وغیرہ بالخصوص شہد کے ساتھ بطور پچکاری (زراقہ) مشانہ میں

داخل کریں۔

* بقول خجندی تریخیوں کا استعمال مشانہ کے لئے سب سے زیادہ مضر ہے۔

ورم گردہ (nephritis) کا اصول علاج

- گردہ کے ہر قسم کا اصول علاج یہ ہے کہ اس کو صلابت سے بچانے کی کوشش کریں۔
- قوی قسم کی محلل دوائیں نہ دیں۔
- ابتداً قوی قسم کی مدر اشیاء اور قوی مسہل بھی نہ دیں۔
- حرکت اور جماع کو قطعاً ممنوع قرار دیں۔
- آب سرد پینے سے باز رکھیں۔
- قے کرانا، مادہ کا امالہ کرنا اور شکم کو نرم رکھنا اس باب میں مفید ہے۔
- اکلیل الملک، بابونہ، بیوس گندم، جو مقشر، عنب الشعلب، تخم خطمی سب کو پانی میں جوش دے کر
- آہزن کرنا گردہ کے ہر قسم کے ورم حار و بارد کے لئے نافع ہے۔

15

ضعف باہ

(Anaphrodisiacs)

عام اصول علاج -

- * سب سے پہلے ضعف باہ کے حقیقی سبب کو معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔
- * کیوں کہ ضعف باہ کے علاج میں گاہے مسکنات و مبرادات کی ضرورت ہوتی ہے اور گاہے مقویات و محرکات کی۔
- * طبیب کا فرض اول یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا مرض کی حالت مسکنات کی خواہشمند ہے یا مقویات و محرکات کی اور یہی تشخیص امتیاز علاج کی کامیابی کا ضامن ہے۔
- * اکثر ضعف باہ جماع کی کثرت، بلاق (masturbation) کی عادت بد اور غیر فطری اصراف قوت سے پیدا ہوتی ہے۔
- * ایسی حالت میں چونکہ اعصاب معمولی ذکی الحس (sensitive) ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ سرعت انزال (premature ejaculation)، جریان منی (spermatorrhea)، اضافہ شہوت باہ (excess of sex desire) ہے۔

* اس کا اصول علاج یہ ہے کہ اولاً مقویات و محرکات ہرگز استعمال نہ کرائے جائیں بلکہ ابتداء میں ہر طرح مسکنات و مبردات استعمال کر کے اعضاء منی اور مادہ منویہ کی اصلاح کی جائے۔

* دماغ و اعصاب کو آرام و سکون پہنچایا جائے

* اندرونی ساختوں کی مخفی سوزش و التهاب اور سہج و خراش کو دور کیا جائے۔

* اس حالت میں عصبی سکون لازم ہے اس لئے ترک جماع، اور شہوانی خیالات کو قابو میں رکھنا لازم ہے۔

* حسب تقاضہ وقت ایک یا دو ماہ تک مسکنات استعمال کرنے کے بعد جب اعصاب میں سکون پیدا ہو جائے، جریان و احتلام اور جھوٹی شہوت کا فور ہو جائے تو مقویات استعمال کی جائیں۔

* اور مقوی غذاؤں سے کافی تقویت پہنچانے کے بعد محرک باہ ادویہ استعمال کی جائیں۔

* یعنی تین درجات ضعف باہ کے علاج کے اصول ہیں:

(۱) تبرید و تسکین

(۲) تقویت

(۳) تحریک

* اسے فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ضعف باہ کے اس باب میں دو اؤں سے زیادہ غذاؤں پر

اعتماد کرنا چاہیے۔ (صاحب اکیر)

* باہ کی درستی اعضاء رینسہ کی صحت پر موقوف ہے اور قوت باہ کے لئے بدن کی صحت، اعضاء

رئیسہ و اعضاء منی کی قوت اور منی کا وافر مقدار میں موجود ہونا ضروری ہے۔ (صاحب اکیر)

خوشبودار اشیاء قوت باہ کو زیادہ کرنے میں خاص دخل رکھتی ہیں۔ (صاحب اکیر) *

بدن اور تلوں پر خوشبودار روغن ملنا، قوتوں کی حفاظت اور حرارت باہ کو برانگیختہ کرنے کے *

لئے بغایت مفید ہے۔ (صاحب اکیر)

استفراغ کی زیادتی، کثرت تبرید، جماع کے بعد سرد پانی یا سرد شربت پینا اور سرد پانی سے *

غسل کرنا یہ تمام امور باہ کے لئے نقصان دہ ہیں۔ (صاحب اکیر)

جماع کے عادی لوگوں کے تلوں پر گرم روغنوں کی مالش کرنا چاہیے کیوں کہ اس سے گردہ اور *

آلات منی کو تقویت پہنچتی ہے۔ (شیخ)

حائضہ، مریضہ، غیر بالغہ، پیرانہ سال اور ایسی عورتوں سے جماع کرنا بالخاصیت باہ کے لئے *

نقصان دہ ہے جو ایک عرصے سے جماع ترک کر چکی ہوں۔

16

امراض رحم

(Female genital tract diseases)

عام اصول علاج:-

- * امراض رحم میں مقامی دوائیں زیادہ نفع بخشتی ہیں۔
- * رحم طبعاً خوشبودار چیزوں کی طرف میلان رکھتا ہے اور بدبودار چیزوں سے نفرت رکھتا ہے۔
- * اگر استفراغ کی زیادتی سے آستیں کمزور ہو جائیں تو قربت کی بنا پر رحم بھی ضعیف ہو جاتا ہے۔
- * آنتوں میں ثفل جمع ہو جائے اور قبض رہے تو اس سے رحم کو اذیت پہنچتی ہے۔
- * رحم کے بعض امراض میں امالہ کی غرض سے پستان کے نیچے سنگھیاں لگاتے ہیں کیوں کہ رحم کی رگیں اور پستان (breast) کی رگیں باہم مشارکت رکھتی ہیں۔
- * امراض رحم میں بانسبت مسہل کے فرز جہ و حقنہ استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے اور فرسز جہ کے استعمال کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ دوائیں سفوف میں آلودہ کر کے رکھیں تاکہ رحم کو تکلیف نہ ہو
- * عورتوں کے بہت سے امراض جمع سے زائل ہو جاتے ہیں۔

17

بے ضابطہ طرز زندگی سے پیدا ہونے والے امراض (Life style disorders)

ورم زائدہ اعور (appendicitis) کا اصول علاج

* درد کا دورہ شروع ہوتے ہی مریض کو آرام سے لٹادیں۔

* مقام درد پر مسکن ضماد لگائیں۔

* قبض نہ ہونے دیا جائے۔

* ہر دوسرے تیسرے روز حقنہ دیا جائے۔

* غذا لطیف و سیال مثلاً دودھ، پختی آتش جو وغیرہ دی جائے۔

* سخت قسم کی مرغن غذائیں بالکل نہ دی جائیں۔

* اگر پیپ بڑھتی ہو یا اعور بھٹ گئی ہو تو بلا تاخیر عمل جراحی کرنا چاہیے۔

ذیابیطس (Diabetes) کا اصول علاج

ذیابیطس کا شمار امراض نقص استحالہ میں بھی ہوتا ہے۔
 اس کے علاج میں سب سے مقدم غذا کی اصلاح ہے شروع مرض اور خفیف حالتوں میں محض
 اصلاح غذا سے کافی علاج ہو سکتا ہے۔
 تمام ایسی اشیاء جن میں شیرنی اور نشاستہ موجود ہو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔
 مناسب ورزش اور روزانہ غسل کرایا جائے۔
 صبح شام کی جہل قدمی اس مرض میں بے نظیر ہے۔
 زیادہ محنت، تکان اور دماغی پریشانی کے کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔
 رنج، فکر و تردد، دماغی امراض سے پرہیز کرنا چاہئے۔
 مریض کو پاک و صاف مکان میں ہر قسم کے تفکرات دنیوی اور مشاغل خانگی سے آزاد ہو کر خوش و
 خرم زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی جائے۔
 قبض نہ ہونے دیں۔

افیون اور مغز جامون ایسی دوائیں ہیں جو اس مرض میں کسی نہ کسی قدر فائدہ ضرور پہنچاتی ہیں
 عرق سدا بہار کا استعمال کرنا اور سدا بہار کا پودا مریض ذیابیطس کے گھر میں لگانا سود مند ہے۔
 مرض ذیابیطس میں حیوانی اغذیہ ہر قسم کا گوشت، پنیر، مکھن، روغن، گھی بالائی اور انڈوں کی اجازت ہے
 بھوسی کی روٹی کھلانا بھی مفید ہے۔

مغزیات میں مغز بادام، مغز پستہ، مغز اخروٹ، مغز کدو وغیرہ اور ترکاریوں میں ساگ پات میں
 سے پالک، خرفہ لال ساگ، ساگ سرسوں، میٹھی، ہوتے اور پیاز کی کھانے اجازت ہے

ضغط الدم قوی (Hypertension) کا اصول علاج

مریض قوی، طاقتور ہو، نبض ممتلی اور عظیم ہو، خون کا دباؤ زیادہ ہو تو ایسے حالات میں ایسی تدابیر

*

اختیار کی جائیں جن سے عروق کا تناؤ کم ہو جائے، تدابیر حسب ذیل ہیں:

(۱) تعریق: جس سے جلد کا فعل بڑ جاتا ہے۔

(۲) اسہال: جن سے آنتوں کا فعل بڑ جاتا ہے۔

(۳) ادرار: جن سے گردوں کا فعل بڑ جاتا ہے۔

(۴) فصد: جس سے عروق کا امتلا اور تمدد دور ہو جاتا ہے۔

نتیجتاً خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

سادہ اور زود ہضم غذا میں استعمال کرائیں۔

*

فکرو تردد اور رنج و غم سے مریض کو حتی الامکان بچایا جائے کیوں کہ یہ قلب کو کمزور کرتے ہیں۔

*

مریض کو صبح شام کی سیر و تفریح کی ہدایت کی جائے۔

*

سمن مفرط (Obesity) کا اصول علاج

- * غذا میں کمیت و کیفیت ہر ایک اعتبار سے کمی کر دیں۔
- * بیٹھی، مرغن غذائیں اور شحمیات سے اجتناب کرائیں۔
- * ایسی غذائیں دیں جو کم تغذیہ فراہم کریں۔
- * اگر کوئی مرض کی وجہ سے ہو تو سبب تلاش کر اس کا ازالہ کریں۔
- * صبح شام کی چہل قدمی کی ہدایت کریں۔
- * سفوف مہزل، عرق بادیان، جوارش بسباسہ، جوارش جالینوس وغیرہ استعمال کرائیں۔
- * بھوک کم کرنے والی دواؤں سے پرہیز کرائیں۔

ماخذات وحوالات

| اسماء المصنفين | اسماء الكتب | نمبر شمار |
|----------------------------|--------------------------------|-----------|
| حكيم محمد اعظم خان رامپوری | اکیر اعظم | ۱ |
| علامہ حکیم کبیر الدین | معالجات شرح اسباب (ترجمہ کبیر) | ۲ |
| سید کمال الدین حسین ہمدانی | اصول طب | ۳ |
| علامہ محمد کبیر الدین | بیاض کبیر (حصہ اول دہلی کامطب) | ۴ |
| حكيم ملك وامق امين | قدیم علم الامراض | ۵ |
| حكيم غلام جيلانی صاحب | طبی وڈاکٹری لغات | ۶ |